

وَاللّٰهُ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَّمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ (آل عمران 97)

رسالہ شریفہ و عجاۃ منیفہ

منیة الناسکین

محققہ منقحہ



فقیہ اہل بیت آیت اللہ
النجفی

محمّد حسین

رحمۃ اللہ

بمطابق فتاوی

پیشکش :

تحقیق مصادر : علی محسن

MUBAHILATV.COM

نام کتاب:

برطابق فتاویٰ:

تحقیق مصادر:

کمپوزنگ:

پروف ریڈنگ:

سرورق:

پیشکش:

منية الناسكین

آیت اللہ الشیخ محمد حسین نجفی حفظہ اللہ

علی محسن

ضمیر حیدر علوی

علی محسن

علی محسن

WWW.MUBAHILATV.COM

مباحیلا
MUBAHILA TV

رسالة شريفة وعجالة منيفة

مُنية الناسكين

بمطابق فتاوى

فقيه اهلبیت آیت الله الشیخ محمد حسین النجفی مد ظله العالی

MUBAHILA TV

سرگودھا

رسالہ شریفہ

منیۃ الناسکین

(وَلْيَلْزَمُوا عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) آل عمران آیت ۹۷

وجوب حج کے احکام و اسرار

دیگر اسلامی احکام کی طرح حج کے اندر بھی بیسیوں مصالح و اسرار پوشیدہ ہیں ہم بڑے اختصار کے ساتھ ذیل میں اس کے بعض اسرار و رموز کا تذکرہ کرتے ہیں۔ **وَعَلَى اللَّهِ التَّكْلَانِ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ۔**

پہلی حکمت مقصد خلقت کی تکمیل

خالق حکیم نے ذی عقل باہوش مخلوق کو اپنی معرفت کیلئے خلق فرمایا۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے۔ **”كَنتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا، فَأَصْبَحْتُ أَنْ أَعْرِفَ، فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِكَيْ أَعْرِفَ۔“**
 ”میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو خلق کیا۔ تاکہ میری معرفت حاصل کی جائے۔“

اور ظاہر ہے کہ یہ معرفت تیرہ و تاریک قلوب و اذہان میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتی جب تک ان کا تذکرہ نہ کیا جائے اور بغیر عبادت ان کا تذکرہ اور ان کی تطہیر ممکن نہیں ہے اور منجملہ عبادات شرعیہ کے ایک عظیم عبادت حج بھی ہے جس کی ادائیگی سے بوجہ احسن مقصد خلقت کی تکمیل ہوتی

ہے۔

دوسری حکمت مال و زر کی محبت کا مداوا

یہ حقیقت کسی دلیل و برہان کی محتاج نہیں ہے کہ انسان پیدا نشی طور پر مال و دولت سے محبت کرنے والا واقع ہوا ہے اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ مال و زر کی محبت آدمی کو قسی القلب بنادیتی ہے اور بیسیوں خرابیوں کو جنم دیتی ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔ ”إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ ﴿١﴾“ ”اِنَّ رَاَا اسْتَعْمٰی ﴿٢﴾“ ”سورہ علق آیت ۷-۶۔ (انسان جب دیکھتا ہے کہ وہ مالدار ہو گیا ہے تو پھر وہ سرکش بن جاتا ہے) اس لئے خالق حکیم نے آدمی پر زکوٰۃ و خمس جیسے عام مالی واجبات کے علاوہ صاحب استطاعت آدمی پر حج واجب کیا تاکہ اس طرح مال کی ایک معتد بہ مقدار اللہ کی راہ میں صرف کر کے مال و زر کی محبت کم کی جاسکے اور اس طرح مال و زر کی خرابیوں سے تابا مکان دامن کو بچایا جاسکے اور اس کے فوائد و عوائد سے دامن مراد پُر کیا جاسکے۔

تیسری حکمت جسم و روح کی بالیدگی

انسان جسم و روح کے مجموعہ کا دوسرا نام ہے جس میں سے ایک مادی اور دوسرا غیر مادی ان کے درمیان ایک ایسا گہرا تعلق ہے کہ ان میں سے کسی ایک پر کوئی کیفیت طاری ہوتی ہے تو دوسرے پر بھی ضروری اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ حج عبادات بدنہ میں سے ایک عبادت ہے جو اگرچہ اعضائے بدنی سے ادا کی جاتی ہے مگر ان کا اثر روح پر بھی ضرور ہوتا ہے

جبکہ خلوص نیت سے ادا کی جائیں۔ لیکن حج تو ایک ایسی اعلیٰ بدنی عبادت ہے کہ جس کی ادائیگی کے وقت خداوند کریم کے جلال و جبروت کا تصور اس طرح بندہ پر غالب ہوتا ہے کہ اس کا ظاہر و باطن اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ احرام سے پہلے غسل و نماز احرام، پھر احرام کے ان سلعے کپڑے زیب تن کرنا جہاں انسان کو اس کی اصلی فطرت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہاں اس کے غسل میت اور کفن کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ گویا جس موت کے بعد انسان کا دنیا سے تعلق بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ احرام باندھنے سے جزوی طور پر اس کا دنیا اور اس کے فوائد سے اس طرح تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔ اس

لئے ایسے موقع پر تلبیہ (لبیک) کہا جاتا ہے **لبیک اللہم لبیک** میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ یہ صدا کیا ہے؟ خالق کی خدمت کی ادائیگی کا ترانہ ہے۔ اس کے بعد خانہ خدا کا طواف کرنے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے۔ میں بھی اپنی جان و مال نثار کرنے کیلئے تیار ہوں۔ پھر حجر اسود کا بوسہ دینے میں شعائر اللہ کی تعظیم کا اظہار مقصود ہے۔

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿۳۲﴾۔ کیونکہ شعائر اللہ کی تعظیم قلبی تقویٰ اور دلی پرہیزگاری کی علامت ہے۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے جناب ہاجرہ کے بے تابانہ دوڑنے اور پھر قدرت خدا سے زم زم کا چشمہ پھوٹنے کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ پھر میدان عرفات کا عظیم اجتماع و وقوف ایک حاجی کی نگاہ میں قیامت کا منظر پیش کرتا ہے۔ اسلئے بندہ وہاں اپنی گزشتہ عمر کی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگتا ہے اور آئندہ زندگی خدا کے حکم کے مطابق گزارنے کا خدا سے عہد و پیمان کرتا ہے۔

پھر منیٰ میں رمی جمرات اور قربانی کر کے اور سر منڈوا کر آدمی جہاں سنت خلیلؑ کو زندہ کرتا ہے وہاں اپنی روحانی قربانی کی تمثیل بھی پیش کرتا ہے۔ **وَذَاكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ۔**

چوتھی حکمت حضرت خلیلؑ کے کارناموں کی یاد

حج سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عظیم کارنامہ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور یہ بات خالق حکیم کو پسند ہے کہ اسلاف کے عظیم کارناموں کو یاد رکھا جائے تاکہ اس طرح اخلاف کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کا موقع مل سکے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو قربان کرنے کا جو خواب دیکھا تھا اور باپ بیٹے نے اس پر **لبیک** کہا تھا مگر جس وقت بیٹے کو لٹا کر قربان کرنا چاہا اور چھری چلائی تو دیکھا کہ بیٹا بچ گیا ہے اور دنبہ ذبح ہو گیا ہے۔ تو آواز قدرت آئی۔ **يَا اِبْرَاهِيمُ ﴿۱۰۰﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۰۱﴾**۔ سورۃ الصافات۔ ”اے ابراہیم! تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہے۔ ہم نیکو کاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔“ جس طرح حضرت ابراہیمؑ حکم خدا کی تکمیل میں دور دراز مقام سے یہاں آئے تھے اور یہاں پہنچ کر چند مخصوص عمل بجالائے تھے۔ اسی طرح ہم بھی دور دراز مسافت

طے کر کے رحمت و برکت لیزدی کے **مہبط** خاص پر حاضری دیتے ہیں۔ اور اس عظیم قربانی کی روح کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی دور کی طرح حاجی ان سہلے اور سادہ کپڑے پہن کر خدا کے حضور نذر پیش کرنے جاتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں نہ سر منڈواتے ہیں نہ دنیا کی عیش و عشرت کے قریب جاتے ہیں۔ نہ خوشبو لگاتے نہ شکار کرتے ہیں اور نہ لہذا نذر دنیا کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی **لیک اللہم لیک** کا ترانہ پڑھتے ہوئے اس مقدس زمین پر قدم رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو روحانی طور خدا کی قربان گاہ پر نذر کرنے کی خاطر سات مرتبہ اس کے مقدس گھر کا طواف کرتے ہیں اور دو مقدس پہاڑیوں (صفاء اور مروہ) کے درمیان سعی کرتے ہیں جہاں جناب خلیلؑ قربانی دینے کیلئے دوڑتے ہوئے گئے تھے۔ (یا جناب ہاجر اپانی کی تلاش میں یہاں دوڑیں تھیں) ہم بھی وہاں دوڑتے ہیں اور بخشش گناہ کی دعا مانگتے ہیں اور مقام عرفات میں جہاں جناب خلیل اللہ سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء و مرسلین اسی حالت میں یہاں کھڑے ہوئے ہم بھی وہاں کھڑے ہو کر اپنی گزشتہ کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ کی منشاء و رضا کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد و پیمان باندھتے ہیں۔ پھر مزدلفہ میں رات گزار کر منیٰ میں جناب خلیلؑ خدا کی تقلید و تاسی میں شیطان کو کنکر مارتے ہیں۔ جس نے اس عظیم قربانی میں خلل اندازی کرنا چاہی تھی۔ اور جناب خلیلؑ نے اسے کنکر مارے تھے اور پھر قربانی کر کے سر منڈواتے ہیں اور یہ اس پرانی رسم کی تجدید ہے کہ نذر دینے والے جب نذر کے ایام پورے کر لیتے تھے تو سر منڈواتے تھے۔ الغرض بقول بعض علماء۔ ”ان ابراہیمی مراسم کے مجموعہ کا نام اسلام میں ’حج‘ ہے۔“

اس تفصیل سے واضح ہے کہ حج کے تمام اعمال عہد قدیم کے طریق عبادت کی یادگار ہیں تاکہ انسانیت کی روحانی ترقی کے دور کا آغاز ہماری آنکھوں کے سامنے جلوہ گر رہے۔ تاکہ ان واقعات کی روشنی میں ہمیں اپنے گناہ معاف کروانے، شریفانہ زندگی گزارنے اور اپنی اصلاح احوال کرنے کا موقع ملتا رہے۔ حج کے انہی واقعات و مقامات کو ”شعائر اللہ“ اور ”حرمت اللہ“ کہا گیا ہے۔ اور ان کی تعظیم و تکریم کو ”تقویٰ القلوب“ قرار دیا گیا ہے۔ **وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿۲۷﴾**

پانچویں حکمت اسلامی مساوات کا اظہار

اسلامی احکام و اوامر اور حدود و تعزیرات وغیرہ میں مساوات اسلام کا بنیادی نظریہ ہے اس کا بوجہ اتم و اکمل مظاہرہ حج کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اگرچہ نماز بھی اس مساوات کا ایک محدود نمونہ پیش کرتی ہے جہاں شاہ و گدا اور بندہ و بندہ نواز ایک صف میں شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ مگر اس مساوات کا مظہر اتم فریضہ حج کی ادائیگی کے وقت نظر آتا ہے۔ جب پورے عالم کے امیر و فقیر شاہ و گدا بندہ و بندہ نواز ایک لباس ایک صورت اور ایک ہی جگہ خدا کی بارگاہ میں حاضری و حضوری دیتے ہیں اور جب تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔

چھٹی حکمت مسلمانوں کی اجتماعی شوکت و مرکزیت کا مظاہرہ

اتفاق و استلاف کی برکتیں اور تفرقہ و انتشار کی نحوستیں کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہیں۔ اسی لئے خدائے بزرگ و برتر نے بار بار قرآن میں اتفاق و اتحاد کا حکم دیا ہے۔ اور انتشار و افتراق سے روکا ہے۔ اسلام میں اسی تفرقہ بازی سے بچنے اور وحدت کے دامن کو تھامنے کیلئے شب و روز پنجگانہ نماز کے اجتماع سے ہفتہ وار (جمعہ) کا اجتماع بڑا ہے۔ اور اس سے عیدین کے اجتماع بڑے ہیں۔ مگر پھر بھی محدود ہیں۔ ان کا دائرہ کار محدود ہے۔ اور حلقہ کم۔ مگر حج کے ذریعہ خالق حکیم نے اپنی حکمت بالغہ سے ہر سال (گوہر صاحب استطاعت کی زندگی میں ایک بار) ایک ایسے عالمی عظیم اجتماع کا انتظام کیا ہے جسے حج کہا جاتا ہے جس کی اقوام عالم کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی اور مسلمانوں کی اس اجتماعی ہیئت سے مسلمانوں کی ہیئت اور اسلام کی شان و شوکت اور حشمت و جلالت کا وہ عظیم المثال مظاہرہ ہوتا ہے جس کی نظیر نہ دنیا کا کوئی مذہب پیش کر سکتا ہے اور نہ کوئی قوم اس کی مثال پیش کر سکتی ہے۔

جغرافیائی طور پر گو مسلمان مختلف ملکوں اور علاقوں میں رہتے ہیں مختلف زبانیں بولتے ہیں مختلف طریقہ کے لباس پہنتے اور مختلف انداز سے زندگی گزارتے ہیں مگر وہ جب خانہ کعبہ کو اپنا روحانی مرکز جانتے ہیں اور اس کا عملی نمونہ ایام حج میں پیش کرتے ہیں جن دنوں میں تمام انسانی اختراعی زنجیریں ٹوٹ

جاتی ہیں اور تمام اقوام و افراد عالم ایک مکتب ایک لباس اور ایک وضع میں ایک دوسرے کے دوش بدوش اس طرح نظر آتے ہیں کہ گویا ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور پھر ایک ہی زبان میں اپنے خالق سے باتیں کرتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام عالم کے اہل اسلام جو اپنے ممالک میں مختلف اقتصادی سیاسی اور معاشرتی مسائل سے دوچار اور مختلف حالات میں گرفتار ہیں وہ ایک دوسرے کے حالات و واقعات سے واقف و آگاہ ہوں۔ اور پھر سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اور باہمی اتفاق و اتحاد سے ان مسائل کا کوئی ٹھوس حل تجویز کریں۔ اسلام و مسلمانوں کی ترقی و رفاهیت کے پروگرام مرتب کریں اور مسلمانوں کی مشکلات و مصائب کا کوئی اجتماعی حل ڈھونڈیں۔ اگر اس تناظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حج اسلام کا صرف مذہبی رکن ہی نہیں بلکہ وہ اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی یعنی قومی و عملی زندگی کے ہر رخ اور پہلو پر حاوی اور مسلمانوں کی عالمگیر بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند منارہ ہے۔ اور سب سے بڑی عالمی اسلامی کانفرنس ہے جس سے ان تمام مسائل کا حل وابستہ ہے (سیرت النبی)

وہوالموفق وہوالمعین والحمد لله رب العالمین۔

حج کی فرضیت و اہمیت

حج اسلام کے ان بنیادی ارکان بلکہ ضروریات میں سے ایک ہے کہ جن کا منکر دائرہ اسلام سے خارج متصور ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے۔ **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ﴿۱۰۱﴾** (آل عمران: ۱۰۱) اور کل آدمیوں کے ذمہ خدا کے لئے اس بیت اللہ کا حج کرنا (واجب) ہے جس کو (بھی) اس تک (پہنچنے کی) راہ میسر ہو جائے (ترجمہ مقبول)۔ اس آیت مبارکہ سے بعبارة النص واضح ہوتا ہے کہ مقرر شرائط کے ساتھ حج کے واجب ہونے کے بعد اسے ادا نہ کرنا خالق اکبر کی نگاہ میں کفر ہے۔ اور اس کی تائید مزید متعدد حدیثوں سے ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں حضرت رسول خدا ﷺ حضرت امیر علیہ السلام کو خطاب کر کے فرماتے ہیں **یا علی! من وجب علیہ الحج و سوف لیموتن علی غیر دینی** ”یا علی! جس بندے پر حج واجب ہو اور وہ برابر غال مٹول کرتا رہے حتیٰ کہ اسی حالت میں مر جائے تو وہ میرے دین اسلام پر نہیں مرے

گ۔ ”(من لا یحضرہ الفقیۃ)

دوسری حدیث میں وارد ہے۔

يَا عَلِيُّ مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتَّى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا ”جو شخص (باوجود مستطیع ہونے کے) حج کو ٹالتا رہے یہاں تک کہ مر جائے تو بروز محشر خدا اسے یہودی یا نصرانی محشر فرمائے گا۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے۔

مَنْ مَاتَ وَهُوَ صَحِيحٌ مُوسِرٌ لَمْ يَحْجْ فَهُوَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ”جو آدمی اس حال میں مر جائے کہ باوجود تندرست و توانا و مالدار ہونے کے اس نے حج ادا نہ کیا ہو تو وہ ان لوگوں میں سے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ ہم انہیں قیامت کے دن اندھا محشر کریں گے۔

اور درج ذیل حدیث سے بھی اس مطلب کی تائید مزید ہوتی ہے۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ۔ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر قائم ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت اہلبیت۔

اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان پانچ ارکان میں سے اگر کوئی ایک رکن بھی گر جائے تو پورے اسلام کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔

۱: یہ حدیث ہمیں کسی مصدر حدیث سے نہیں ملی اور ہمیں نہ ملنے کا مطلب یہ نہیں کہ یہ حدیث کسی مصدر میں موجود نہیں ہے۔

۲: وسائل الشیعہ ج: 11 ص 32 باب ثبوت الکفر والارتداد بترك الحج وتسويفه استخفافا او جهودا حدیث: 3

مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ ج: 8 ص: 57 ح: 3

۳: الکافی ج: 4 ص 269 باب من سوف الحج وهو مستطیع ح: 6

وسائل الشیعہ ج: 11 ص: 27 باب وجوب الحج مع الاستطاعة وتحريم تركه وتسويفه ح: 7

مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ ج: 8 ص: 55 ح: 6

۴: الکافی ج: 2 ص: 18 کتاب الکفر والایمان باب دعائم الاسلام ح: 1

وسائل الشیعہ ج: 1 ص 13 باب وجوب العبادات الخمس والصلوة والزکوة والصوم والحج والجهاد

مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ ج: 1 ص: 46 ح: 1

فريضہ حج کی ادائیگی کو ثواب

احادیث اہلبیتؑ میں حج کے ثواب ہائے بے پایاں مذکور ہیں۔ اہل ایمان کی جلاء ایمانی کی خاطر یہاں دو چار مختصر احادیث مع ترجمہ پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا **الْحَجَّةُ ثَوَابُهَا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ كَفَّارَةٌ لِّكُلِّ ذَنْبٍ**۔ یعنی حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ کا ثواب ہر گناہ کا کفارہ ہے۔

۲۔ نیز یہی بزرگوار اپنے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت فرماتے ہیں فرمایا: **مَنْ أَمَّ هَذَا الْبَيْتَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا مُبْرَأً مِنَ الْكِبَرِ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَفَيَّتُهُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ**۔ جو شخص خانہ خدا کا قصد کرے بمقصد حج یا بمقصد عمرہ (مفردہ) بشرطیکہ تکبر سے پاک ہو تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جس طرح وہ شکم مادر سے پیدا ہوا تھا۔

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا **وَأَنْ الدَّرْهَمُ فِي الْحَجِّ أَفْضَلُ مِنَ الْفِي دَرْهَمٍ فِيمَا صَرَفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**۔ حج میں ایک درہم خرچ کرنا دوسرے کاموں میں دو ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

۴۔ بعض روایات میں وارد ہے کہ سونے کا ایک کوٹھاراہ خدا میں خرچ کرنے سے جو ثواب ملتا ہے ایک حج

الکافی ج: ص: 253 باب فضل الحج والعمرة وثوابها ج: 4

وسائل الشیعة ج: 11 ص: 96 باب 38 استحباب التطوع بالحج والعمرة مع عدم الوجوب ج: 6

مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الشیعة ج: 8 ص: 90 ج: 6

وسائل الشیعة ج: 11 ص: 93 باب استحباب التطوع بالحج والعمرة مع عدم الوجوب ج: 1

مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الشیعة ج: 8 ص: 88 ج: 1

کا ثواب اس سے زیادہ ہے۔

۵۔ متعدد روایات میں وارد ہے کہ حاجی جب ارکان حج سے فارغ ہوتا ہے تو اسے ندا آتی ہے ”**استاف العمل**“ نئے سرے سے عمل کر (کیونکہ تیرے تمام سابقہ گناہ معاف ہو گئے ہیں)۔

فريضة حج ادا نہ کرنے کا عقاب

بکثرت آیات و روایات میں ترک حج کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ اس قسم کی احادیث کا ایک شمارہ ابھی حج کی فرضیت و اہمیت کے عنوان کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے ذیل میں ایک دو حدیثیں مزید ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت امیر علیہ السلام اپنی وصیت میں فرماتے ہیں۔ **لا تتركوا حج بيت و بكم فتهلكوا**۔ اپنے پروردگار کے گھر کے حج کو ترک نہ کرنا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث کے ضمن میں مروی ہے فرمایا **من ترك فقد كفر و كيف لا يكفر و قد ترك شريعته من شرائع الاسلام** کہ جو فريضة حج کو ترک

-
- الكافي ج 3 : ص 366 باب فضل الصلوة و ج 3 ص 505 باب منع الزكوة و ج 12 و ج 4 ص 260 باب فضل الحج والعمرة و ثوابها ج 32
من لا يحضره الفقيه ج 1 ص 209 باب فضل الصلوة و ج 630 و ج 2 ص 12 باب ما جاء في منع الزكوة ج 1594 و ج 2 ص 221 باب فضائل الحج ج 2237
تہذیب الاحکام ج 2 ص 237 باب فضائل الصلوة و المفروض منها و المستوفى و ج 4 ص 112 باب من الزیادات فی الزکوة ج 64 و ج 5 ص 22 باب ثواب الحج ج 7
وسائل الشیعة ج 4 ص 39 باب استیجاب الخیار الصلوة علی غیرہا من العبادات المندوبة ج 4 ص 9 ص 27 باب تحریم منع الزکوة ج 17 ج 11 ص 117 ، 114 ، 112 باب ثواب استیجاب الخیار المندوب علی غیرہ من العبادات إلا ما استثنی ج 6 و باب ثواب استیجاب الخیار الخیر المندوب علی الصدقة بنفقہ و بأخفافها و غم إجزاء الصدقة عن الحج الزايج ج 2 و 9
مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الشیعہ ج 8 ص 101 ج 8
المعاصر للقرنی ج 1 ص 66 باب 99 ثواب الافاضة من منى ج 123
وسائل الشیعة ج 11 ص 106 باب استحباب التطوع بالحج و العمرة مع عدم الوجوب ج 40 و 41
مسائل الشیعہ ترجمہ مسائل الشیعہ ج 8 ص 95 ج 37
ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص 263 باب عقاب من ترك الحج
وسائل الشیعة ج 11 ص 23 باب عدم جواز تعطيل الكعبة عن الحج ج 9
مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الشیعہ ج 8 ص 53 ج 9

کرے وہ کافر ہے بھلا کیونکر کافر نہ ہو جبکہ اس نے اسلامی احکام میں سے ایک عظیم حکم کو ترک کر دیا ہے

وجوب حج کے شرائط کا بیان

وجوب حج کے عمومی شرائط از قسم بلوغ و عقل کے علاوہ بڑی شرط استطاعت (طاقت و قدرت)

ہے۔ اور یہ استطاعت چند چیزوں سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱) زادِ سفر یعنی سفر حج کے جانے، آنے کے اخراجات رکھتا ہو۔

(۲) سواری یا اس کا کرایہ موجود ہو۔

(۳) اپنے واپس آنے تک کیلئے اپنے اہل و عیال کا خرچہ بھی موجود ہو۔

(۴) واپس لوٹنے کے بعد بھی گذر اوقات کا کوئی ذریعہ موجود ہو۔

(۵) راستہ کھلا ہو۔ یعنی دشمن و غیرہ کی وجہ سے راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو۔

(۶) مرض و غیرہ کی وجہ سے کوئی عقلائی مانع نہ ہو۔

(۷) ایسا بڑھا پانہ ہو جس کی وجہ سے سفر نہ کر سکے۔

(۸) وقت کے دامن میں وسعت ہو کہ حج بجالا سکے۔

آداب حج کا بیان

اور یہ آداب حج بالفاظ دیگر آداب سفر حج ہیں۔ جو اگرچہ بکثرت ہیں مگر ہم اختصار کے پیش نظر چند

آداب کے تذکرہ پر اکتفا کرتے ہیں حاجی یا عام مسافر کو چاہیے کہ

۱۔ روانگی سے پہلے حسب استطاعت صدقہ دے

۲۔ منگل جمعرات یا ہفتہ کے دن سفر کرے۔ ان میں سے بھی ہفتہ کو فضیلت ہے۔

۳۔ سفر سے پہلے غسل کر کے دو رکعت نماز برائے سلامتی سفر پڑھ کر دعائے خیر مانگے۔

- ۴۔ روانگی سے پہلے اپنے اہل و عیال سے الوداع کرتے وقت وہ دعائیں پڑھے جو مفتاح الجنان، زاد المعاد اور حلیۃ المتقین وغیرہ کتابوں میں مذکور ہیں۔
- ۵۔ سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے۔
- ۶۔ حالت سفر میں اپنے اخلاق کو ٹھیک رکھے۔
- ۷۔ بادام تلخ کی چھڑی ہمراہ رکھے۔
- ۸۔ تنہا سفر کرنے سے اجتناب کرے۔
- ۹۔ قمر در عقرب میں سفر کرنے سے اجتناب کرے اور اگر مجبوراً گھر ناپڑے تو کچھ صدقہ دے
- ۱۰۔ روانگی کے وقت نیز ہر رات آیت الکرسی کی تلاوت کرے (تلك عشرة كاملة)

اقسام حج کا بیان

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج قرآن (۲) حج افراد (۳) حج تمتع مشہور و منصور قول کی بنا پر جو لوگ مکہ یا اس کے چاروں طرف اڑتالیس میل کے اندر رہتے ہیں ان کا فریضہ حج قرآن یا افراد ہے (اگرچہ وہ ان کو حج تمتع کے ساتھ بدل سکتے ہیں) اور جو لوگ مکہ کے چاروں طرف اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت پر باہر رہتے ہیں ان کا فریضہ حج تمتع ہے اور یہی قسم تمام اقسام حج سے اعلیٰ و ارفع و اتم ہے اور اس وقت اسی قسم کا بیان کرنا یہاں مطلوب ہے۔

حج تمتع کے مناسک و اعمال کا اجمالی بیان

- سو مخفی نہ رہے کہ حج تمتع دو چیزوں کا نام ہے۔ (۱) عمرہ تمتع۔
- (۲) حج تمتع اور ان ہر دو کے اعمال کا جامع خلاصہ یہ ہے کہ عمرہ تمتع پانچ اعمال پر مشتمل ہے۔
- (۱) میقات سے احرام باندھنا۔
 - (۲) طواف کرنا۔
 - (۳) دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔
 - (۴) صفا و مردہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۵) تقصیر کرنا۔

اور حج تمتع تیرہ اعمال پر مشتمل ہے۔

(۱) مکہ سے احرام باندھنا۔

(۲) وقوف عرفات۔

(۳) وقوف مشعر الحرام۔

(۴) منیٰ میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔

(۵) قربانی کرنا۔

(۶) حلق یا تقصیر کرنا۔

(۷) طواف حج کرنا۔

(۸) دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔

(۹) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۱۰) طواف نساء کرنا۔

(۱۱) دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔

(۱۲) گیارہ ذی الحج کی رات منیٰ میں گزارنا۔

۱ (۱۳) گیارہ اور بارہ ذی الحج کے دن تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا۔

(اب ذیل میں ان مذکورہ بالا اجمالی اعمال کی تفصیل بیان کی جاتی ہے)

(۱) احرام

جس طرح ہر عبادت کیلئے معین اوقات ہوتے ہیں اسی طرح فریضہ حج کیلئے بھی کچھ اوقات مقرر

ہیں۔ جن میں بعض کا تعلق زمان کے ساتھ ہے اور بعض کا مکان کے ساتھ اور ان کو اصطلاح شریعت

میں ”مواقیت“ کہا جاتا ہے جہاں تک زمانی مواقیت کا تعلق ہے تو وہ تین ماہ ہیں۔ جن کو شہر الحج کہا جاتا ہے

(۱) شوال (۲) ذی القعدة (۳) اور ذی الحجہ کا عشرہ اولیٰ اور جہاں تک مکانی مواقیت کا تعلق ہے تو وہ

پانچ ہیں جو مختلف دیار و امصار کے رہنے والوں یا ان مقامات سے گزرنے والوں سے تعلق رکھتے ہیں

۱ مسجد شجرہ

(جے ذو الحلیفہ بھی کہا جاتا ہے) جو مدینہ منورہ سے قریباً سات کلو میٹر کی مسافت پر واقع

ہے یہ وہاں کے رہنے والوں، مدینہ کے ساکنوں اور وہاں سے گزرنے والوں کا میقات ہے۔

۲ وادی عقیق

جو کہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹۴ کلو میٹر فاصلہ پر ایک بستی کا نام ہے اور یہ وہاں کے رہنے والوں کے

علاوہ عراق، ایران، شام اور دیگر مشرقی ممالک سے تعلق رکھنے والوں یا وہاں سے گزرنے والوں کا میقات ہے۔

۳ جعفہ

یہ مکہ سے تقریباً ۶۴ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک بستی کا نام ہے جو رابغ کے قریب ہے جو آج کل غیر

آباد ہے۔ یہ وہاں کے رہنے والوں اور مصر و شام اور مغربی ممالک کے لوگوں کا میقات ہے۔

۴ قرن المنازل

یہ مکہ سے قریباً ۹۴ کلو میٹر کے فاصلہ پر طائف کے قریب ایک پہاڑی (اور اس کے پاس واقع

آبادی) کا نام ہے یہ وہاں کے رہنے والوں کے علاوہ طائف نجد اور وہاں سے گزرنے والوں کا میقات ہے۔

۵ یلملم

یہ ایک پہاڑی کا نام ہے جو یمن یا پاک و ہند کے رہنے والوں یا خشکی یا تری کے راستہ سے وہاں

سے گزرنے والوں کا میقات ہے کہ مکہ مکرمہ سے قریباً ۹۴ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مسائل و احکام

مسئلہ ۱۔ ان مواقیت کا علم حاصل کرنا واجب ہے اور اگر کسی وجہ سے علم و یقین حاصل نہ ہو سکے تو پھر ظن

غالب پر اکتفا کرنا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۔ ان مواقیت سے گزرنے والوں کیلئے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں ہے اگرچہ دراصل اس کا میقات کوئی اور مقام ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی شخص ان مواقیت سے نہ گزرے تو جو میقات سب سے پہلے آئے اس کی محاذات (برابر) سے احرام باندھنا لازم ہے مخفی نہ رہے کہ محاذات سے مراد یہ ہے کہ اگر یہ شخص رو قبلہ کھڑا ہو تو وہ میقات اس کی دائیں بائیں طرف واقع ہو۔

مسئلہ ۴۔ اگر کوئی شخص ایسے راستے سے سفر حج کرے جس راستہ میں ان مواقیت میں کوئی میقات واقع نہ ہو اور نہ ہی ان کی محاذات ! تو پھر حتی الامکان کسی میقات سے گزرنا اور وہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے اور اگر کمی وقت یا کسی اور مانع کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو پھر دو باتوں میں سے ایک ضروری ہے۔
(۱) نذر کرے کہ مثلاً اگر خدا سے سلامتی کے ساتھ فلاں جگہ (یہاں کسی جگہ کا نام لے جو میقات سے یقیناً پہلے آتی ہو) تک پہنچا دے تو وہ وہاں سے عمرہ تمتع کا احرام باندھے گا اس طرح پھر وہ اس مقام منذور سے احرام باندھے گا۔

(۲) اور اگر ایسا بھی نہ کرے تو پھر ”ادنی الحل“ سے احرام باندھ سکتا ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے حرم کی حد شروع ہوتی ہے تاکہ بغیر احرام کے حدود حرم میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ ۵۔ بعض لوگ بحالت اختیاری بغیر نذر وغیرہ جدہ یا کسی اور جگہ سے احرام باندھ لیتے ہیں ایسا کرنا نہ صحیح ہے اور نہ ہی کافی ہے واضح ہو کہ احرام عمرہ کا ہو یا حج کا اس کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ محرمات، کچھ مستحباب ہیں اور کچھ مکروہات جن کا ترتیب وار مگر بڑے اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

واجبات احرام

اور وہ تین ہیں۔

(۱) لباس۔

(۲) نیت۔

(۳) تکبیر۔

لباس احرام

وہ اُن سلی دو چادریں ہیں جن میں سے ایک بطور تمند باندھی جاتی ہے اور دوسری کاندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔ سلا ہوا لباس اتارتے وقت اور لباس احرام پہنتے وقت یہ الفاظ کہے کہ میں سلا ہوا لباس اتارتا او اُن سلا لباس احرام اوڑھتا ہوں واسطے عمرہ تمتع کے واجب قرینۃ الی اللہ۔

لباس کے مسائل و احکام

مسئلہ ۱۔ لباس احرام ایسا ہونا ضروری ہے کہ جس میں نماز پڑھنا صحیح ہو لہذا مرد کیلئے ریشم کے کپڑے میں احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۔ تمند والی چادر کیلئے لازماً اور دوسری چادر کیلئے احتیاط سائر بدن ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۔ دونوں چادریں اُن سلی ہوں ہاں البتہ علی الاقوی عورت سے ہوئے کپڑوں میں احرام باندھ سکتی ہے جس کے جواز پر علامہ حلی نے کتاب ہند کرہ میں اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

مسئلہ ۴۔ احرام کی ان چادروں کو عند الضرورت تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے البتہ ایک روایت صادق علیہ السلام کی بنا پر انہی کپڑوں میں طواف کرنا افضل ہے جن میں احرام باندھا تھا۔

مسئلہ ۵۔ حج کے بعد ان کپڑوں کا فروخت کرنا مکروہ ہے بلکہ افضل یہ ہے کہ ان کو کفن قرار دیا جائے۔

۲۔ نیت

باب الصلوٰۃ میں تفصیل کے ساتھ نیت کی حقیقت بیان کی جا چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ نیت نہ ان مخصوص الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے جنہیں عوام نیت سمجھتے ہیں اور نہ ہی ان الفاظ کی ذہن میں تصویر کشی کے قصد کا نام نیت ہے جسے متوسط قسم کے لوگ نیت جانتے ہیں بلکہ کسی کام کے اصلی محرک اور قلبی داعی کے تصور سے اس فعل کی بجا آوری کے قصد کا نام نیت ہے جو انسان کو کسی کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اور نیت میں قصد قربت ضروری ہے ورنہ قربت کے بغیر نہ صرف یہ ہے کہ نیت بیکار ہو جاتی ہے بلکہ وہ جسم بلا روح بن کر رہ جاتی ہے۔

یہ جو اکثر فقہاء کرام کے کلام میں مذکور ہے کہ حج کے ہر فعل کی نیت لفظوں میں کرنی چاہئے

اور اس کی تائید میں بعض اخبار و آثار بھی پیش کئے جاتے ہیں کہ فلاں عمل کرنے سے پہلے یوں کہو اور فلاں عمل سے پہلے یوں کہو تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ اعمال بجالاتے وقت یہ الفاظ کہنے مستحب ہیں نہ یہ کہ یہ نیت ہے فلا تغفل (وہذا من خصائص الحج) اور وہ الفاظ یہ ہیں میں حج تمتع کے عمرہ کا احرام باندھتا ہوں قرینۃً الی اللہ

توضیح

احرام باندھنے کیلئے حدث اصغر یا حدث اکبر سے پاک ہونا ضروری نہیں اس لئے بغیر وضو یا غسل بھی احرام باندھا جاسکتا ہے اگرچہ با طہارت ہو کر باندھنا مستحب ہے کما سیاتی بیانہ انشاء اللہ۔

تلبیہ

جس طرح تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہنے سے نماز کا احرام بندھ جاتا ہے۔ اسی طرح تلبیہ کہنے سے عمرہ یا حج کا احرام منعقد ہو جاتا ہے۔ اور وہ تلبیات اربعہ یہ ہیں **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ** ہاں البتہ احوط یہ ہے کہ تلبیات اربعہ اس طرح ادا کی جائیں۔ ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَمَامًا عَلَيْكَ لَبَّيْكَ“۔

وضاحت

نماز کی سورتوں کی طرح ان کلمات کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص میقات پر تلبیہ کہنا بھول جائے تو پھر واپس جا کر وہاں تلبیہ کہنا واجب ہے۔
نوٹ : اٹھتے، بیٹھتے، سوتے جاگتے، نماز کے بعد اور سوار ہوتے وقت ”سواری کی حرکت کے وقت“ کسی سے ملاقات کے وقت، بلندی پر چڑھتے وقت، پستی پر اترتے وقت برابر تلبیہ جاری رکھا جائے۔
عمرہ تمتع میں مکہ کے گھر دیکھنے تک اور حج تمتع میں ظہر عرفہ تک یہ سلسلہ جاری رکھا جائے۔
احرام باندھنے سے جو چیزیں محرم پر حرام ہو جاتی ہیں ان کو محرمات احرام کہا جاتا ہے اور یہ کل

چھبیس (۲۶) ہیں۔

(۱) شکار کرنا۔

(۲) جماع کرنا۔

(۳) بوس و کنار کرنا۔

(۴) بنظر شہوت عورت کی طرف نگاہ کرنا۔

(۵) مشیت زنی کرنا۔

(۶) اپنا یا کسی اور کا عقد کرنا۔

(۷) نکاح کا گواہ بننا۔

(۸) خوشبو استعمال کرنا۔

(۹) مرد کیلئے سہلے ہوئے کپڑے پہننا۔

(۱۰) موزہ یا ایسی جراب کا پہننا جس سے تمام پشت پا چھپ جائے۔

(۱۱) بقصد زینت سرمہ لگانا۔

(۱۲) آئینہ دیکھنا۔

(۱۳) جھوٹ بولنا بالخصوص خدا و مصطفیٰ ﷺ اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام پر اور کسی کو گالی گلوچ دینا۔

(۱۴) لڑنا جھگڑنا۔

(۱۵) بدن یا کپڑوں کے کیڑوں اور جوؤں وغیرہ کو مارنا۔

(۱۶) زینت کرنا خواہ انگوٹھی پہننے سے ہی ہو یا مہندی لگانے سے۔

(۱۷) بدن پر تیل یا گھی لگانا۔

(۱۸) اپنے یا کسی دوسرے کے بدن سے بال دور کرنا۔

(۱۹) مرد کیلئے اپنے تمام یا بعض سر کا ڈھانپنا۔

(۲۰) عورت کیلئے نقاب وغیرہ سے منہ کا ڈھانپنا۔

(۲۱) مرد کیلئے چلتے وقت سایہ کے نیچے چلنا۔

(۲۲) بدن سے کسی طرح بھی خون کا نکالنا۔

(۲۳) دانت اکھاڑنا۔

(۲۴) ناخن کاٹنا۔

(۲۵) حرم کا درخت یا گھاس اکھیرنا۔

(۲۶) ہتھیار اٹھانا۔

ان محرمات کی بقدر ضروری وضاحت

۱۔ جو شکار محرم پر حرام ہے اس سے مراد جنگلی اور صحرائی جانور کا شکار ہے خواہ حلال گوشت ہو اور خواہ حرام عام اس سے کہ خود شکار کرے یا کسی شکاری کی مدد کرے یا شکار کا پتہ بتائے یا اس کا گوشت کھائے ہاں سمندری جانوروں کے شکار میں کئی حرج نہیں ہے اسی طرح پالتو جانوروں کے ذبح کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۔ محرمات نمبر ۲، ۳، ۴ سے مراد زوجہ ہے منکوحہ یا ممتوعہ اور جہاں تک اجنبیہ کا تعلق ہے تو اس کے ساتھ تو یہ افعال ہر حال میں حرام ہیں اس میں حالت احرام وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔ نیز اس سلسلہ میں عورت کے بھی یہی احکام ہیں۔ کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ یہ افعال نہیں کر سکتی۔

۶۔ اس صورت میں نکاح باطل سمجھا جائے گا۔

۸۔ کوئی خوشبو کسی بھی طور پر سونگھ کر یا کپڑے یا بدن پر مل کر ہاں اس سے خلوق کعبہ (جو کہ وہاں کا ایک خوشبودار گھاس ہے) مستثنیٰ ہے نیز خوشبودار پھل کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۹۔ اس سے مراد صرف سیاہ سرمہ ہے لیکن اگر سیاہ نہ ہو تو اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی خوشبودار چیز کی آمیزش نہ ہو۔

۱۳۔ اگرچہ یہ چیز حالت احرام کے علاوہ بھی حرام ہے۔ مگر حالت احرام میں اس کی حرمت مغلطہ ہے ارشاد

قدرت ہے۔ ”فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ“ البقرہ آیت ۱۹۷۔

۱۶۔ بقصد زینت انگوٹھی پہننا حرام ہے لہذا اگر سنت سمجھ کر پہنی جائے خصوصاً جب کہ اس کا گلینہ عقیق یا فروزہ وغیرہ کا ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے اسی طرح عورت کیلئے بغرض زیب و زینت نیاز یور پہننا بھی حرام ہے ہاں البتہ اگر احرام کے وقت اس نے کوئی زیور پہن رکھا ہو تو اس کا اتارنا ضروری نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس کا اظہار نہ کرے۔

۱۸۔ وہاں وہ بال جو باعث بیماری ہوں یا جن کی وجہ سے بکثرت جوئیں پڑ جائیں یا آنکھ میں آگ جائیں جن کی وجہ سے اذیت ہوتی ہو تو ان کے زائل کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے یا اگر وضو یا غسل کرتے وقت خود بخود گر جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۹۔ بیداری ہو یا نیند ہر حال میں سر کا کھلا رکھنا واجب ہے یاد رہے کہ کان بھی سر میں داخل ہیں اور غوطہ لگانے کا حکم سر چھپانے جیسا ہے (کہ وہ بھی حرام ہے)

۲۱۔ حالت احرام میں چلتے وقت سایہ کے نیچے چلنا حرام ہے عام اس کے کہ سایہ موٹر کار کا ہو یا جہاز یا چھتری وغیرہ کا ہاں جائے قیام پر سایہ کے نیچے ٹھہرنا آنا جانا ممنوع نہیں ہے اسی طرح عورتوں اور بچوں کیلئے بھی یہ پابندی نہیں ہے اس کی خلاف ورزی کرنے پر ایک گوسفند کفارہ میں ذبح کرنا پڑتا ہے۔

۲۵۔ حدود حرم میں اُگے ہوئے درخت اور گھاس کا اکھاڑنا بہر حال حرام ہے خواہ حالت احرام میں ہو یا غیر احرام میں ہاں ”اذخر“ (ایک مشہور گھاس) اکھاڑنا جائز ہے اسی طرح پھل دار درخت اور کھجور کے درخت کا اکھاڑنا یا اس درخت یا گھاس کا اکھاڑنا جو آدمی کے اپنے گھر میں یا کسی مملوکہ جگہ میں اگا ہو یا اس نے خود کاشت کیا ہو جائز ہے۔

نوٹ: حیوانات کیلئے چارہ کاٹنا جائز نہیں ہے ہاں اگر حیوانات کو چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ چریں یا چارہ کھائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۶۔ حالت احرام میں اس طرح ہتھیار باندھ ہونا حرام ہے کہ آدمی مسلح کھلائے اور اگر حالت احرام میں دشمن یا درندہ وغیرہ سے خطرہ ہو تو پھر مسلح ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ہتھیار اس طرح بدن پر نہ ہوں جس سے آدمی مسلح کھلائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ **واللہ العالم۔**

مستحبات احرام

ان مستحبات میں سے کچھ تو وہ ہیں جن کا تعلق احرام سے پہلی حالت سے ہے بعض کا احرام باندھنے کے وقت اور بعض کا اس کے بعد سے ہے اور وہ کل دس امور ہیں۔

۱۔ ذی القعدہ سے سر کے بال بڑھائے جائیں یعنی نہ منڈوائے جائیں اور نہ کٹوائے جائیں اور یکم ذوالحجہ کے بعد نہ کٹوانے کی تاکید زیادہ ہے۔

۲۔ جسم کو میل کچیل سے صاف کیا جائے۔ ناخن کٹوائے جائیں اور نورہ وغیرہ سے بغل اور موئے زہار کا ازالہ کیا جائے۔

۳۔ احرام کے وقت غسل کیا جائے۔

۴۔ اس وقت مخصوص دعا پڑھی جائے جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا وَطَهْرًا وَحِرْزًا وَأَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ سَقِّمِ اللَّهُمَّ طَهِّرْ لِي قَلْبِي وَ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَ أَجِرْ عَلَيَّ لِسَانِي مَحَبَّتِكَ وَ مِدْحَتِكَ وَ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ لِي إِلَّا بِكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قِيَامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لِأَمْرِكَ وَ الْإِتْبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۵۔ کپاس کے کپڑے میں اور وہ بھی سفید رنگ میں احرام باندھا جائے۔

۶۔ نماز نافلہ یا فریضہ کے بعد احرام باندھا جائے اگرچہ فریضہ کے بعد (افضل ہے) اور اس میں بھی نماز ظہر افضل ہے بہتر یہ ہے کہ چھ رکعت نماز نافلہ پڑھی جائے ورنہ چار اور کم از کم دو رکعت پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد قل هو اللہ اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون پڑھی جائے۔

۷۔ نماز سے فارغ ہو کر احرام کی نیت کرتے وقت مخصوص دعا پڑھی جائے اس کے بعد احرام کے کپڑے پہنے جائیں

۸۔ احرام کے کپڑے پہنتے وقت مخصوص دعا پڑھی جائے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أُوَارِي بِهِ**

عَوْرَتِي وَأَوْدِي بِهِ فَرَضِي وَأَعْبُدُ فِيهِ رَبِّي -

۹۔ خالق و مالک سے شرط لی جائے جہاں بھی اسے اتمام حج سے کوئی مانع عارض ہو گیا تو وہ وہیں محل ہو جائے گا۔

۱۰۔ مستحبی تلبیہ پڑھا جائے۔

مکروہات احرام

اور وہ کل تیرہ ہیں۔

(۱) سیاہ اور رنگ دار کپڑوں میں احرام باندھنا۔

(۲) میلے کھیلے کپڑوں میں احرام باندھنا۔

(۳) دھاری دھار کپڑوں میں احرام باندھنا۔

(۴) زرد بستر اور زرد تکیہ اور ایک قول کے مطابق سیاہ رنگ کے بستر اور تکیہ پر سونا۔

(۵) بغیر ارادہ زینت مہندی لگانا۔

(۶) حمام میں جانا۔

(۷) جسم کو کھجنا۔

(۸) کسی بلائے والوں کو لبیک کہہ کر جواب دینا۔

(۹) گل گلاب یا خوشبو دار پھولوں کو سونگھنا۔

(۱۰) ٹانگیں پسار کر اور ان پر ہاتھ دراز کر کے بیٹھنا۔

(۱۱) شعر پڑھنا اگرچہ شعر حق ہو۔

(۱۲) کشتی لڑنا یا اس قسم کا کوئی کام کرنا جس سے زخمی ہونے یا بالوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔

(۱۳) عورتوں کیلئے خالص ریشم کے کپڑے میں احرام باندھنا۔

(نوٹ) اور چونکہ بعض فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے اسلئے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے

اجتناب کیا جائے۔

طواف عمرہ کا بیان

مخفی نہ رہے کہ اس طواف کے کچھ شرائط و واجبات ہیں اور کچھ مستحبات و مکروہات ہیں ذیل میں ان کا اجمالی بیان کیا جاتا ہے۔

عمرہ تمتع کے اعمال میں سے دوسرا واجب طواف ہے اور یہ طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے لہذا اگر کوئی شخص عمدائے طواف نہ کرے اور استقدر تاخیر ہو جائے کہ وقوف عرفات سے پہلے نہ بجالا سکے تو اس کا عمرہ تمتع باطل ہو جائے گا اور وہ حج افراد بجلائے گا اور اس کے بعد عمرہ مفردہ ادا کریگا اور اس کا یہ حج تمتع کی جگہ کافی نہ ہوگا بلکہ اگلے سال اسے حج تمتع دوبارہ کرنا پڑے گا۔ واللہ العالم۔

واجبات طواف

یہ واجبات کل پندرہ ہیں جن میں سے چھ شرائط ہیں اور نو داخلی واجبات ہیں۔

شرائط یہ ہیں

- (۱) نیت کرنا جس کی وضاحت پہلے کی جا چکی ہے۔
- (۲) حدث اکبر (حیض و نفاس جنابت وغیرہ) و حدث اصغر (پیشاب و پاخانہ وغیرہ) سے پاک ہونا۔
- (۳) بدن اور لباس کا ظاہری نجاست سے پاک ہونا۔
- (۴) مرد (بلکہ بچہ) کا ختنہ شدہ ہونا۔
- (۵) نماز کی طرح ستر عورتین کرنا۔
- (۶) لباس اور سواری کا۔ (جبکہ کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا پڑے) غصی نہ ہونا۔

واجبات یہ ہیں

- (۱) طواف کی ابتدا حجر اسود سے کرنا اور اسی پر انتہا کرنا۔
- (۲) اس طرح طواف کرنا کہ خانہ کعبہ بائیں جانب ہو۔
- (۳) حجر اسماعیل (جو کہ آپ کا اور آپ کی والدہ اور دیگر بعض انبیاء کا مدفن ہے) کو طواف کے اندر قرار

دینا۔

(۵) خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان طواف کرنا یعنی کعبہ اور مقام مذکور میں جس قدر فاصلہ ہے چاروں طرف سے اتنے فاصلے کے اندر رہ کر طواف کرنا اور یہ فاصلہ تین اطراف سے ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے مگر حجر اسماعیلؑ کی طرف سے صرف ساڑھے چھ ہاتھ ہے۔

(۶) طواف کے وقت خانہ کعبہ اور حجر اسماعیلؑ سے جسم کو باہر رکھنا (اگر ان کے درمیان سے گزرا جائے تو اس طرح حجر اسماعیلؑ دائیں جانب ہو جائے گا حالانکہ اس کا بائیں جانب ہونا ضروری ہے۔

(۷) طواف کا بلا کم و کاست پورے سات چکر لگانا۔

(۸) دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔

(۹) علی الاحوط طواف واجب میں موالات کا ملحوظ رکھنا۔

سابقہ مطالب کی کچھ توضیحات

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص عمداً یا سہواً علماً و جلاً طہارت کے بغیر طواف کرے تو اس کا طواف باطل متصور ہو گا۔

مسئلہ ۲۔ اگر دوران طواف کسی کا وضو یا غسل اختیاری یا غیر اختیاری طور پر ٹوٹ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر نصف طواف مکمل ہونے سے پہلے ایسا ہو تو طواف باطل ہو جائے گا اور طہارت کے بعد از سر نو طواف کرنا پڑے گا اور اگر طواف کے چار چکر مکمل ہونے کے بعد یہ صورتحال پیش آئے تو طہارت کے بعد صرف باقی ماندہ تین چکر مکمل کئے جائیں گے۔

حائض کے احکام

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی عورت اشائے طواف میں حائض یا نفساء ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ طواف ختم کرے فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے اب اگر چار چکر مکمل کر چکی تھی تو طہارت کے بعد صرف باقی ماندہ طواف پورا کرے گی اور اگر ہنوز چار سے کم چکر لگائے تھے تو پاک ہونے کے بعد از سر نو طواف کرے گی (وکذا الکلام فی المریض)

مسئلہ ۴۔ اگر کسی عورت کو حیض آجائے اور خطرہ ہو کہ وقت تنگ ہونے کی وجہ سے وقوف عرفات (۹ ذی الحجہ) تک پاک نہ ہوگی تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) احرام باندھتے وقت حائض ہو تو اس صورت میں اس کا حج تمتع حج افراد کے ساتھ بدل جائے گا اور اعمال حج بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے گی۔

(۲) احرام باندھنے کے بعد حائض ہو تو اس کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے بعض کا قول یہ ہے کہ سابقہ صوت کی طرح اس کا حج تمتع حج افراد کے ساتھ بدل جائے گا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس کو حج تمتع یا حج افراد میں سے جسے چاہئے اختیار کرنے کا حق ہے لہذا اگر حج تمتع کو اختیار کرے تو وہ طواف اور نماز عمرہ کے سوا دوسرے تمام اعمال بجالائے گی اور منیٰ سے واپسی کے بعد طواف عمرہ اور اسکی نماز کی قضا کرے گی۔ اور اگر نصف طواف ساڑھے تین چکر مکمل ہونے کے بعد مگر چار چکر مکمل ہونے سے پہلے حائض ہوئی ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے جو ابھی اوپر مذکور ہوا ہے۔ واللہ العالم۔

مسئلہ ۵۔ اگر کسی بچہ کا ہنوز ختنہ نہ ہوا ہو اور وہ حج کرے تو اس کا طواف النساء باطل ہوگا۔ بلوغت کے بعد جب تک وہ خود طواف النساء نہ کرے یا اس کی نیابت میں کوئی دوسرا شخص نہ کرے گا وہ اس وقت تک کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکے گا۔

طواف میں کمی کے احکام

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی شخص عمدًا یا سہوًا طواف واجب کو اس کی مقرر حد یعنی سات چکر سے کم بجالائے تو اگر ہنوز اس کی موالات ختم نہ ہوئی ہو اور طواف کی حد سے بھی باہر نہ گیا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر مکمل کر کے طواف کو پورا کرے اور اگر بھول کر کم چکر لگائے اور اس وقت یاد آئے جبکہ موالات بھی فوت ہو گئی ہو اور وہ حد طواف سے باہر بھی نکل گیا ہو تو اب اسے کیا کرنا چاہئے؟ اس میں اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ اگر نصف طواف سے تجاوز کر چکا تھا تو باقی ماندہ چکر پورے کرے گا اور اگر نصف سے زائد چکر نہ لگائے تھے کہ یہ صورت پیش آئی تو پھر از سر نو طواف کرے گا اور اگر واپس وطن پہنچے تک یاد نہ آئے تو پھر کسی کو طواف کی ادائیگی کیلئے اپنا نائب بنائے گا اور بعض فقہاء کا قول یہ ہے کہ اگر اس صورت

میں وہ بھولا ہوا چکر ایک تھا تو اسے لگا کر طواف کو مکمل کرے گا اور اگر ایک سے زائد ہو تو از سر نو طواف بجالائے و دھوالا حوط اور اس سے بھی زیادہ کامل احتیاط یہ ہے کہ اس طواف کو مکمل بھی کرے اور پھر دوبارہ از سر نو بھی کرے۔ واللہ العالم۔

طواف میں زیادتی کے احکام

مسئلہ ۷۔ اگر کوئی شخص عمدات چکر سے زیادہ چکر لگائے تو اس کا طواف باطل تصور ہو گا اور اگر بھول کر ایسا بیٹھے تو جہاں یاد آئے زائد مقدار کو چھوڑ دے اس طرح اس کا طواف واجب صحیح متصور ہو گا۔

عدد طواف میں شک کے احکام

اگر طواف واجب کے چکروں میں شک پڑ جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) طواف سے فراغت پانے اور محل طواف سے نکل جانے کے بعد پڑے تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۲) سات چکر مکمل ہونے کے بعد شک پڑے کہ یہ چکر ساتواں تھا یا آٹھواں تو اس شک کا بھی اعتبار نہیں

(۳) یہی شک دوران طواف پڑے کہ یہ چکر ساتواں ہے یا آٹھواں تو اسے پورا کرے۔

(۴) یہ شک پڑے کہ یہ چکر آخری ہے یا کم مثلاً یہ ساتواں یا چھٹا یا ساتواں ہے یا پانچواں وھکذا۔

(۵) زیادتی و کمی میں شک ہو مثلاً یہ چھٹا چکر ہے یا آٹھواں یا ساتواں ہے یا آٹھواں؟ تو ان تمام صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ کم پر بنا رکھ کر بقصد رجاء طواف کو مکمل کیا جائے اور پھر از سر نو دوبارہ طواف بھی کیا جائے۔ ہاں اگر مستحبی طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو تو پھر کم مقدار پر بنا رکھ کر طواف کو پورا کیا جائے۔ واللہ العالم۔

عمرہ تمتع کے طواف کا حکم

طواف یعنی خانہ خدا کے چاروں طرف گھوم پھر کر دعائیں مانگنا۔ دراصل جناب خلیل خدا کے زمانہ کی اس رسم کی ادائیگی ہے جو قربانی کو قربان گاہ کے ارد گرد پھرا کر ادا کی جاتی تھی۔ چونکہ حاجی اپنے آپ کو

قربان گاہ پر چڑھاتا ہے۔ اس لئے وہ اس کے چاروں طرف چکر لگاتا ہے۔ وواپنی بخشش کی دعائیں مانگتا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔ ”وَلْيَتَلَوُا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿الحج: ١٠﴾“ اور اس کہنے گھر کا طواف کریں۔“

طواف عمرہ کے مستحبات

اور یہ یہ مستحبات کل آٹھ ہیں۔

(۱) طواف کی نیت کرتے وقت حجر اسود کی طرف رخ کرنا۔

(۲) طواف کرتے وقت بیت اللہ کے قریب رہنا۔

(۳) ہر چکر کے خاتمہ پر حجر اسود کو بوسہ دینا۔

(۴) پیادہ ہو کر طواف کرنا نہ سوار ہو کر۔

(۵) ننگے پاؤں طواف کرنا۔

(۶) سیکنہ و وقار کے ساتھ چلنا۔

(۷) آنکھیں جھکا کر طواف کرنا۔

(۸) حالت طواف میں ذکر خدائے تلاوت قرآن بالخصوص سورۃ قدر کی تلاوت کرنا اور اس وقت کی

مخصوص مستحبی دعائیں پڑھنا۔ جیسے یہ دعا **اللَّهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ فَقِيرٌ وَإِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِي وَلَا تَبْدِلْ اسْمِي۔**

اسی طرح اس حال میں یہ پڑھے **أَبْنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔**

مکروہات طواف

اور یہ کل پانچ ہیں۔

(۱) ذکر خدائے دعا اور تلاوت قرآن کے علاوہ کوئی کام نہ کرنا۔

۱: الکافی، ج ۴ ص : ۴۰۷ باب استلام الطواف واستلام الارکان ح ۱

۲: الکافی، ج ۴ ص : ۴۰۷ باب استلام الطواف واستلام الارکان ح ۱

۳: شاید یہاں پر لفظ نہ کا تب کی لفظی کمی وجہ سے درج ہو گیا ہے چونکہ اصل رسالہ میں یہ لفظ مذکور ہے اسی لیے ہم نے بھی درج کر دیا ہے۔ (واللہ العالم)

(۲) کھانا پینا۔

(۳) ہنسنا، جھانکی لینا اور انگلیوں کے گٹکارے نکالنا۔

(۴) بول و براز روک کر طواف کرنا۔

(۵) ایک خاص قسم کی لمبی ٹوپی پہن کر طواف کرنا۔

طواف عمرہ کی نماز

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے دو رکعت نماز طواف ہے اگرچہ اس نماز میں نماز صبح کی طرح ہر سورہ پڑھا جاسکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کافرون پڑھا جائے۔

اسی طرح اس نماز کے بعد مخصوص دعاؤں کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔ جیسے یہ دعا **اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي الْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى نِعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَى اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَزَكِّ عَمَلِي۔**

توضیح

منحفی نہ رہے کہ یہ نماز واجبی طواف میں واجب اور مستحبی میں مستحب ہوتی ہے نیز احوط یہ ہے کہ طواف کے بعد جلد ادا کی جائے اس نماز کا مقام ابراہیمؑ کے پشت پر ادا کرنا واجب ہے ہاں اگر کثرت اثر دہام وغیرہ کی وجہ سے وہاں نہ پڑھ سکے تو اس مقام کے دائیں یا بائیں پڑھے اور اگر کوئی شخص سرے سے یہ نماز پڑھنا ہی بھول جائے اور سعی کرنے کے بعد اسے یاد آئے تو جب بھی یاد آئے مقام مذکور پر ادا کرے اور اس صورت میں سعی کا اعادہ واجب نہیں ہے۔ اگرچہ مستحب ہے اور اگر مکہ مکرمہ سے واپسی کے بعد یاد آئے تو اگر لوٹنا ممکن ہو تو لازم ہے کہ لوٹ کر مقام مذکور پر پڑھے۔ ورنہ بصورت دیگر جہاں یاد آئے وہیں پڑھ لے اور اگر ہو سکے تو کوئی نائب بھی مقرر کرے جو مقام مذکور پر ادا کرے۔ نیز اس نماز کا

صحیح ادا کرنا ضروری ہے اور اگر کسی شخص کی قرأت درست نہ ہو اور اس وقت درنگی ممکن بھی نہ ہو تو چاہئے کہ خود بھی ادا کرے اور کسی صحیح قرأت والے شخص کو نائب بھی بنائے۔

صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے چوتھا واجب صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا (دوڑنا) ہے جو نماز طواف کے بعد کی جاتی ہے ارشاد قدرت ہے کہ ”إِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا“ (البقرة: ۱۵۸) ”صفاء و مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص خانہ خدا کا حج کرے یا عمرہ اس کیلئے اس کے پھیرے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے“ کعبۃ اللہ کے پاس یہ دو پہاڑیاں تھیں جن کے اب صرف کچھ آثار باقی رہ گئے ہیں۔

یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت ہاجرہ اپنے لخت جگر اسماعیل کیلئے پانی کی تلاش میں دوڑیں تھیں اور خدائے مہربان نے زم زم کا چشمہ جاری فرمایا تھا۔ الغرض یہ صفاء و مروہ کے درمیان دوڑنا جناب ہاجرہ کی اسی بے تابانہ دوڑ کی یادگار ہے جو آج تک جاری ہے اور رہتی دنیا تک جاری رہے گی۔

علاوہ ازیں اس سعی کے دوران یہ تصور کرنا چاہئے کہ ایک بھگوڑا غلام، اپنے آقا و مولا کی سرکار میں حاضر ہے اور اپنے ناراض آقا کو راضی کرنے کیلئے کبھی اس دروازہ اور کبھی اس دروازہ کا چکر لگا رہا ہے اور پریشان ہے کہ اس کے آقا نے اس کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟ آیا اسے معافی دیتا ہے یا اسے سزا دیتا ہے؟ امید کامل ہے کہ وہ رحیم و کریم خدا ضرور اپنا فضل و کرم شامل حال کرے گا۔ انشاء اللہ۔

اور اگر کوئی شخص وقوف عرفات تک اس عمل کو نہ بجالائے اور اب اس کی تلافی کا وقت بھی باقی نہ رہے تو اس کا حج تمتع باطل ہو جائے گا لہذا وہ حج افراد کرے گا اور سال آئندہ حج تمتع بجالائے گا اور اگر کوئی شخص عمداً طواف سے پہلے سعی کرے تو اس کی سعی باطل ہوگی اور طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنا واجب ہوگی۔ اور اگر کوئی آدمی سہواً یا جہالتاً ایسا کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ طواف کے بعد دوبارہ سعی کرے۔

واجبات سعی

اس سعی کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ مستحبات جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اور یہ واجبات آٹھ ہیں۔

(۱) نیت کرنا۔

(۲) اس سعی کی ابتداء صفا سے کرنا اور انتہا مردہ پر کرنا۔

(۳) بلا کم و کاست مکمل سات چکر لگانا۔ بایں طور کہ صفا سے مردہ تک ایک چکر اور پھر مردہ سے صفا

تک دوسرا چکر شمار ہوگا۔ اسی طرح ساتواں چکر مردہ پر مکمل ہوگا۔

(۴) مروجہ راستہ پر سعی کرنا۔

(۵) سیدھے پاؤں آگے کی طرف چلنا کیونکہ اٹے پاؤں چلنا جائز نہیں ہے۔

(۶) لباس اور سواری (جبکہ سوار ہو کر سعی کرنا ہو) مباح ہونا۔

(۷) ترتیب کا ملحوظ رکھنا یعنی سعی کو طواف اور اس کی نماز کے بعد بجالانا

مستحبات سعی

اور یہ مستحبات کل اٹھارہ ہیں۔

(۱) حدث وخبث (باطنی و ظاہری) کثافت و نجاست سے پاک ہونا۔ اگرچہ یہ واجب نہیں ہے۔

(۲) دو رکعت نماز طواف کے بعد اسے ادا کرنا۔

(۳) دو رکعت نماز طواف پڑھنے کے بعد اور سعی کرنے سے پہلے حجرہ اسود کو بوسہ دینا اور چاہ زم زم

سے ایک دو ڈول پانی کھینچ کر پینا اور سروپشت و پیٹ پر ڈالنا اور اس وقت رو قبلہ کھڑے ہو کر مستحبی

دعا کہیں پڑھنا مثلاً یہ دعا پڑھنا **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ**

سَقَمٍ۔

(۴) صفاء کی طرف جاتے ہوئے حجرہ اسود کے بالمقابل جو دروازہ ہے جسے باب الصفاء کہا جاتا ہے اس

الکافی ج: 4، ص: 430 باب استیلام الخمر بعد التزكيات وضرب غار زم زم قبل الخروج إلى الصفا والمروة ج: 1

من لا يحضره الفقيه ج: 2، ص: 534 باب سباق مناسك الحج

وسائل الشیعة ج: 13، ص: 237 باب استیخاب الدغاة عند ضرب غار زم زم بالماء ج: 1

سے نکلنا یہی وہ دروازہ ہے جس سے حضرت رسول اللہ ﷺ نکلا کرتے تھے۔

(۵) سعی کیلئے جاتے ہوئے سکیںہ ووقار کے ساتھ چلنا۔

(۶) صفاء پر اس قدر اوپر چڑھنا جہاں سے خانہ کعبہ نظر آئے کیونکہ اس حال میں اس کی طرف نگاہ کرنا مستحب ہے۔

(۷) رکن عراقی (جس میں حجر اسود نصب ہے) کی طرف منہ کر کے خدا کی حمد و ثناء کرنا اور اس کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ کرنا اور بعد ازاں سات مرتبہ اللہ اکبر اور سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا۔

(۸) وہیں کھڑے کھڑے اپنا دین و ایمان اور اپنی جان اور اپنے اہل و عیال کو خدا کے سپرد کرنا اور اس وقت اس مقام کی مخصوص دعائیں پڑھنا مثلاً یہ دعا پڑھنا **أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ الَّذِي لَا يَضِيعُ وَدَائِعُهُ نَفْسِي وَدِينِي وَأَهْلِي اللَّحْمَ اسْتَغْمِلْنِي عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوْفِيي عَلَى مِلَّتِهِ وَأَعِزَّنِي مِنَ الْفِتْنَةِ۔**

(۹) صفاء پر چڑھ کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھنا **”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ خَلَّ”** اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا **يَا مَنْ لَا يَحِبُّ سَائِلَهُ وَلَا يَنْقُذُ نَائِلَهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِزَّنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ۔**

(۱۰) صفاء پر زیادہ دیر بیٹھنا۔

۱: الکافی ج ۴ ص ۴۳۲ باب الزُّلُوفِ عَلَى الصَّفَا وَالذَّغَاءِ ج، ۱

۲: الکافی ج ۴ ص ۴۳۲ باب الزُّلُوفِ عَلَى الصَّفَا وَالذَّغَاءِ ج، ۵

المقنعة للشيخ المفيد ص ۴۰۴

تهذيب الاحكام ج ۵ ص ۱۴۷ باب الخروج إلى الصفا ج: ۷

مکمل رہا ہے۔ ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ فَطَرْتُ عَنْ عَذَابِ عَذَابِي بِالْمَغْفِرَةِ وَأَمَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ تَرَحُّمِي وَإِنْ تَعَذِّبْنِي فَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِي وَأَنَا مُخْتَاجٌ إِلَى رَحْمَتِكَ فَيَا مَنْ أَنَا مُخْتَاجٌ إِلَى رَحْمَتِهِ الرَّحِيمُ لَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ تَعَذِّبْنِي وَلَمْ تَتَلَمَّظْنِي أَصْبَحْتَ أَتْقَى عَذَابَكَ وَلَا أَخَافُ جُورَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَذْلٌ لَا يَجُورُ الرَّحْمَنُ۔“

(۱۱) صفاء سے نیچے اترتے وقت چھوٹے زینہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنا **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَغُرْبَتِهِ وَوَحْشَتِهِ وَظَلَمَتِهِ وَصَيْقِهِ وَضَنْكِهِ اللَّهُمَّ أَظِلَّنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ۔**

(۱۲) ازاں چوتھے زینے سے نیچے اتر کر اپنی پشت سے کپڑا اٹھا کر یہ دعا پڑھنا **يَا رَبِّ الْعَفْوِ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ أَوْلَى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُثِيبُ عَلَى الْعَفْوِ الْعَفْوُ الْعَفْوُ يَا جَوَادِ يَا كَرِيمَ يَا قَرِيبَ يَا بَعِيدَ اذْذُ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَغْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ۔**

(۱۳) پاپیادہ سعی کرنا اگرچہ سواری پر سوار ہو کر کرنا بھی جائز ہے۔

(۱۴) سکیئہ ووقار کے ساتھ چلنا۔

(۱۵) صفاء سے لے کر پہلے منارہ تک آرام و سکون کے ساتھ چلنا اور وہاں سے لے کر دوسرے منارہ

تک مرد کیلئے ہر ولہ کرنا یعنی مخصوص قسم کا دوڑنا اور اگر سوار ہو تو سواری کو قدرے تیز ہانکنا۔

(۱۶) پہلے منارہ کے پاس پہنچ کر اس مقام کی مخصوص دعا پڑھنا۔

(۱۷) جب مردہ پر پہنچے تو اس پر چڑھے اور وہاں اسی طرح دعا و پکار کرے جس طرح صفاء پر کی تھی (

جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے) مزید برآں وہاں یہ دعا پڑھے **”اللهم يا من امر بالعفو يا من**

يحب العفو يا من يعطي على العفو يا من يعفو على العفو۔ العفو۔

العفو۔ العفو۔ العفو۔“

نیز یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ فِي كُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ۔**

من لا يحضره الفقيه ج 2 ص 536 باب سياق مناسك الحج

من لا يحضره الفقيه ج 2 ص 536 باب سياق مناسك الحج

من لا يحضره الفقيه ج 2 ص 536 باب سياق مناسك الحج

یہاں یہ دعا اس طرح نقل ہوئی ہے۔

يا من آمن بالعفو يا من يعجز على العفو يا من ذل على العفو يا من زل العفو يا من يحب العفو يا من يعطي على العفو يا من يغفو على العفو يا من يارب العفو يا من يغفر العفو

الكافي ج: 4 ص 433 باب الوقوف على الصفا والدعاء ج 9

سعی کے احکام

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص عمدات سے زائد بار سعی کرے تو ایسا کرنے سے سعی باطل ہو جائے گی اور دوبارہ کرنا پڑے گی۔

مسئلہ ۲۔ اگر بھول کر یا جہالت کی وجہ سے زائد کرے تو اگر یہ زیادتی ایک چکر سے کم ہے تو اسے چھوڑ دے اور اگر ایک چکر یا اس سے زائد ہے تو بھی بناء پر مشہور اس کا حکم یہی ہے مگر بعض فقہاء کا یہ قول ہے کہ اس سے زائد مقدار کے پورے سات چکر کر دے تاکہ یہ دوسری سعی بن جائے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی شخص عمدات چکر سے کم چکر لگائے تو وقوف عرفات سے پہلے اس کی تلافی کرنا ضروری ہے ورنہ اس کا حج تمتع باطل ہو جائے گا اور حج افراد سے بدل جائے گا اور اگر سہواً ایسا ہو جائے تو جب بھی یاد آئے اس کی تکمیل کرے اور اگر مکہ سے باہر جانے کے بعد یاد آئے تو پھر کوئی نائب بنائے جو اس کی طرف سے سعی کرے۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی کو کوہ مردہ پر شک پڑ جائے کہ آیا یہ ساتواں چکر ہے یا نواں تو سعی صحیح ہوگی اور اگر سعی کے دوران اس کی تعداد میں شک پڑ جائے یا اس شک کا تعلق سات مرتبہ سے کم کے ساتھ ہو تو سعی باطل ہو جائے گی اور دوبارہ کرنا پڑے گی۔ واللہ العالم۔

تقصیر کرنا

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے پانچواں واجب تقصیر ہے تقصیر کا مطلب یہ ہے کہ بقصد قربت تھوڑے سے ناخن یا سر یا ڈاڑھی یا مونچھ سے چند بال کٹوائے جائیں۔ یہ عمل بھی فی نفسہ ایک عبادت ہے جس کیلئے نیت کرنا ضروری ہے اور جو چیزیں احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی ہیں وہ تقصیر کے بعد حلال ہو جاتی ہیں یعنی اس عمل کے بعد احرام عمرہ ختم ہو جاتا ہے۔

مسائل و احکام

مسئلہ ۱۔ تقصیر کی جگہ حلق (سر منڈوانا) کافی نہیں ہے بلکہ جائز ہی نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو بناء براحتیاط اسے ایک گوسفند کفارہ دینا چاہئے۔

مسئلہ ۲۔ اور اگر کوئی شخص عمداً تقصیر نہ کرے اور احرام حج باندھ لے تو اس کا عمرہ باطل ہو جائے گا اور اس کا حج حج افراد سے بدل جائے گا اور احتیاط یہ ہے کہ سال آئندہ حج تمتع کی قضا کرے۔

مسئلہ ۳۔ اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس کا عمرہ صحیح رہے گا ہاں مستحب ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے دے۔ واللہ العالم۔

توضیح

بالاتفاق عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہے ہاں شہید اول نے چونکہ بعض فقہاء سے اس کا وجوب نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے مگر یہ قول اپنے قائل کے مجہول ہونے اور روایت کے ضعیف السند ہونے کی وجہ سے قابل اعتماد نہیں ہے جبکہ اس کے بالمقابل روایات متظافرہ اور علماء امامیہ کے فتاویٰ متکاثرہ موجود ہیں باایں ہمہ اگر کوئی شخص احتیاط طواف النساء اور اس کی دو رکعت نماز بجالائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ العالم۔ ہاں البتہ یہ طواف النساء حج تمتع اور عمرہ مفردہ میں واجب ہے۔

حج تمتع

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ حج تمتع تیرہ اعمال کا مجموعہ ہے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) احرام۔

(۲) وقوف عرفات۔

(۳) وقوف مشعر الحرام۔

(۴) رمی عقبہ۔

(۵) قربانی۔

(۶) حلق و تقصیر۔

(۷) طواف حج۔

(۸) دو رکعت نماز طواف۔

(۹) سعی۔

(۱۰) طواف النساء۔

(۱۱) اس کی دو رکعت نماز۔

(۱۲) ۱۱ و ۱۲ ذی الحجہ کی پہلی شب باشی۔

(۱۳) ۱۱ و ۱۲ ذی الحجہ کے دن رمی الجمرات

۔ ذیل میں بقدر ضرورت ان اعمال و افعال کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

احرام حج۔

حج تمتع کے اعمال میں سے پہلا واجب احرام باندھنا ہے احرام باندھنے کی کیفیت اس کے واجبات ، مستحبات و مکروہات وہی ہیں جو احرام عمرہ میں بالوضاحت بیان کئے جا چکے ہیں۔ یہاں صرف چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ عمرہ تمتع سے فراغت کے بعد فوراً احرام حج باندھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس وقت تک تاخیر جائز ہے کہ جب حاجی احرام باندھ کے نویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے قبل مقام عرفات میں پہنچ سکے۔

۲۔ یہ احرام مکہ مکرمہ کی کسی بھی جگہ سے باندھا جاسکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ مسجد الحرام اور اس کے بھی مقام ابراہیم یا حجر اسماعیل سے باندھا جائے۔

۳۔ مستحب ہے کہ اپنی قیام گاہ پر غسل کرے پھر سیکنہ و وقار کے ساتھ ننگے پاؤں مسجد الحرام میں جائے اور نماز تہیہ مسجد یا نماز فریضہ یا چند رکعت نماز نوافل کے بعد احرام باندھے اور پھر وہی مستحبی اذعیہ جات پڑھے جو سابقاً گذر چکی ہیں۔

۴۔ اگرچہ یہ احرام نویں ذوالحجہ کو باندھا جاسکتا ہے مگر مستحب ہے کہ آٹھویں ذوالحجہ (یوم الترویہ) کو نماز ظہرین کے بعد باندھ کر مقام منیٰ میں بالخصوص مسجد خیف میں عبادت پروردگار میں شب باشی کی جائے اور طلوع آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کیلئے روانہ ہو اور منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے یہ مستحبی دعا پڑھے۔ ”اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدْتُ وَإِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَجَعَلَكَ أَرَدْتُ وَقَوْلَكَ

صَدَقْتُ وَأَمْرَكَ اتَّبَعْتُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي أَجَلِي وَأَنْ تُقْضِيَ لِي حَاجَتِي وَأَنْ تُجْعَلَنِي مِمَّنْ تُبَاهِي بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّي تُبَاهِي بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّي۔

اور مستحب ہے کہ عرفہ کی نماز ظہر تک تلبیہ جاری رکھے۔

۵۔ اگر کوئی شخص بھول کر یا مسئلہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے مکہ میں احرام نہ باندھے اور اس سے باہر عرفات میں چلا جائے تو اگر ممکن ہو تو واپس لوٹ کر مکہ سے احرام باندھے اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو جہاں یاد آئے وہیں سے باندھ لے۔

وقوف عرفات اور اس کے اسرار و احکام

نویں ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک میدان عرفات میں جبل رحمت کے پاس ٹھہرنا حج تمتع کے واجبات میں سے دوسرا واجب ہے اور یہ ارکان حج میں سے سب سے بڑا رکن ہے اور اس دوران دعا و استغفار اور خالق کی حمد و ثناء میں مصروف رہنا پیغمبر اسلام ﷺ کی سنت ہے مسلمانوں کے اس فقید المثال اجتماع سے جہاں اسلام اور مسلمانوں کی عظمت و جلالت اور ان کی شان و شوکت کی نمائش ہوتی ہے وہاں مختلف صور و اشکال، مختلف رنگ و نسل اور مختلف زبان و کلام لوگوں کا اڑدھام روز حشر کی یاد دلاتا ہے جن میں اہل حق بھی ہوں گے اور اہل باطل بھی حاجی کو یہاں دعا کرنی چاہئے کہ خدائے کریم اس کا حشر و نشر فوز و فلاح حاصل کرنے والوں کے ساتھ فرمائے نیز یہ چیز بھی ذہن نشین رہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بھی اسی میدان عرفات میں تشریف فرما ہیں۔ جیسا کہ متعدد روایات میں مذکور ہے کہ وہ ہر سال موجود ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے اہل ایمان پر

۱: الکافی ج 4 ص 461 باب نزول منی و حدودہ حاج، 3

من لا یحضرہ الفقیہ ج 2 ص 540 باب منیٰ مناسک الحج

المقنع للشیخ الصدوق ج 2 ص 268 باب الحج

تہذیب الاحکام ج 5 ص 179 باب القدوا الی عرفات ج 4

وسائل الشیعة ج 13 ص 529 باب استصحاب الدعا بالعاشر عند التوجہ الی العرفۃ و الطلبۃ حتی ینتہی البہاج، 1

مسائل الشریعۃ ج 10 ص 35

رحمت لیزدی کا فیضان ہوتا ہے اور اگر کوئی انہیں ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ رہا تو ایمان کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرے اور ان کے ساتھ ایک جگہ جمع ہونے کی نعمت عظمیٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔

واجبات وقوف

وقوف عرفہ کے واجبات صرف دو ہیں۔

(۱) نیت وقوف کرنا اور

(۲) زوال آفتاب سے لے کر شرعی غروب آفتاب تک وہاں ٹھہرنا عام اس سے کہ پیادہ ہو یا سواری پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر اس قیام سے مسیٰ قیام (کہ عرفا یہ کہا جائے کہ اس نے عرفات میں قیام کیا ہے) واجب رکنی ہے اور باقی قیام واجب غیر رکنی ہے جس کے ترک کرنے سے آدمی گنہگار تو ہوتا ہے مگر اس سے حج باطل نہیں ہوتا۔

وقوف عرفات کے مستحبات

اور یہ مستحبات درج ذیل ہیں۔

(۱) نیت کا اظہار کرنا۔

(۲) پہاڑ کی بائیں جانب قیام کرنا۔

(۳) اپنے اور اپنے ساتھیوں کے درمیان فاصلہ نہ رکھنا۔

(۴) حدث سے پاک ہونا۔

(۵) زوال آفتاب کے بعد غسل کرنا۔

(۶) تمام دنیاوی تفکرات سے دل کو صاف کرنا۔

(۷) ظہر و عصر کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھنا۔

(۸) بناء بر مشہور کھڑے ہو کر تمام وقت گزارنا (اگرچہ اس امر کے استحبات میں اشکال ہے)۔

(۹) روہ قبلہ ہونا (۱۰) لوگوں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہونا۔

(۱۱) خدا کی حمد و ثناء کرنا۔

- (۱۲) بکثرت دعا و بکا کرنا کیونکہ اس دن دعا کرنا سب سے بڑی عبادت ہے۔
- (۱۳) اپنے اور اپنے اہل و عیال اور اہل ایمان کیلئے دعا کرنا زیادہ نہیں تو کم از کم چالیس آدمیوں کیلئے۔
- (۱۴) اپنا ایک ایک گناہ شمار کر کے اس سے استغفار کرنا۔
- (۱۵) شیطان سے پناہ مانگنا۔
- (۱۶) اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ الحمد للہ۔ سبحان اللہ ہر ایک سو مرتبہ کہنا۔
- (۱۷) سورہ بقرہ کی دس آیات پڑھنا۔
- (۱۸) قل هو اللہ سو مرتبہ پڑھنا۔
- (۱۹) آیت الکرسی سو مرتبہ پڑھنا۔
- (۲۰) انا انزلنا سو مرتبہ پڑھنا۔
- (۲۱) بکثرت درود شریف پڑھنا۔
- (۲۲) صحیفہ کلمہ کی دعائے عرفہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعائے عرفہ پڑھنا۔
- (۲۳) حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت مخصوصہ پڑھنا۔
- (۲۴) یہ دعا بکثرت پڑھنا **اللَّحْمُ أَعْتَقَنِي مِنَ النَّارِ**۔

توضیح

اس کے علاوہ جس قدر مستحبات ہیں وہ صرف خاص خاص دعائیں اور اذکار و ادعیہ ہیں جنہیں بنظر اختصار قلم انداز کیا جاتا ہے شائقین دعاؤں کی مبسوط کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

وقوف مشعر الحرام

الکافی ج 4 ص 467 باب الافاضة من عرفات ج 2

تہذیب الاحکام ج 5 ص 188 باب الافاضة من عرفات ج 6

وسائل الشیعة ج 14 ص 6 باب استحباب الافاضة من عرفة علی سکنہ و وفار..... ج 1

مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الشیعة ج 10 ص 53 ح 1

افعال حج تمتع میں سے تیسرا واجب مشعر الحرام میں وقوف کرنا ہے یہ مقام عرفات اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔ غروب آفتاب کے بعد حجاج کرام عرفات سے روانہ ہو کر مشعر الحرام پہنچتے ہیں۔ (جسے مذلفہ بھی کہا جاتا ہے) تاکہ وہاں مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ملا کر پڑھیں (مغرب کے نوافل نماز عشاء کے بعد پڑھے جائیں اور اسی کا نام حقیقی جمع بین الصلواتین ہے)۔ اور وہیں شب باشی کریں اور چونکہ بعض فقہاء اس شب باشی کو وہاں واجب جانتے ہیں اس لئے احوط یہ ہے کہ شب باشی وہاں ترک نہ کی جائے وقوف کا اصلی وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے جس میں قیام واجب رکنی اور دوسرا وقوف واجب غیر رکنی ہے یہ عبادت کا خاص مقام ہے ارشاد قدرت ہے۔ ”فَإِذَا أَقْضَيْتُمْ مِنْ عَرَافَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَذَا كُنْتُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّالِّينَ ﴿البقرة: ۱۹۸﴾“ جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس خدا کو یاد کرو اور اس کو اس طرح یاد کرو جس طرح اس نے ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے۔

وقوف مشعر الحرام کے واجبات

اس وقوف کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ مستحبات۔ واجبات دو ہیں۔

(۱) عید کی رات وہاں گزارنا۔

(۲) دسویں ذی الحجہ کو صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک وہاں ٹھہرنا عام اس سے کہ کھڑے ہو کر ہو یا بیٹھ کر با پیادہ ہو کر یا سواری پر۔ اس وقت میں اگر کچھ کمی بیشی ہو جائے تو اس سے اگرچہ آدمی گناہ گار ہوتا ہے مگر وقوف باطل نہیں ہوتا۔

توضیح

اگر یہ تمام وقت، جنون، بے ہوشی یا نیند وغیرہ کی نذر ہو جائے تو وقوف باطل ہو جائے گا۔ اور اگر نیت کے بعد ایک لمحہ بھی ٹھہرے اور بعد ازاں یہ عوارض عارض ہو جائیں تو وقوف میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا اور حج صحیح متصور ہوگا۔

وقوف مشعر الحرام کے مستحبات

اور مستحبات درج ذیل ہیں۔

(۱) سکیئہ و وقار کے ساتھ مذولفہ جانا۔

(۲) چلتے وقت استغفار کرنا۔

(۳) چلتے وقت بکثرت پڑھنا **اللَّهُمَّ أَعِثْنِي مِنَ النَّارِ**

(۴) عرفات سے جاتے وقت سرخ ٹیلے کے پاس خاص دعا پڑھنا۔

(۵) مغرب و عشاء کی نماز مشعر الحرام میں ملا کر پڑھنا۔

(۶) وادی مشعر میں دائیں طرف قیام کرنا۔

(۷) مشعر پہنچ کر خاص دعائیں پڑھنا جیسے یہ دعا **اللَّهُمَّ ارْحَمْ مَوْفِي وَزِدْ فِي عِلْمِي وَ سَلِّمْ**

لِي دِينِي وَ تَقَبَّلْ مَنَاسِكِي۔

اور اس کے بعد **اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ وَ ارْزُقْنِيهِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي**۔

(۸) ساری رات عبادت خدا اور اپنے اہل و عیال و اہل ایمان کیلئے دعائے خیر کرنا اور توبہ و استغفار میں گزارنا۔

(۹) اس رات کی مخصوص دعائیں پڑھنا اور طلوع صبح صادق کے ساتھ ہی پہاڑ کے دامن میں روبہ قبلہ

۱: الکافی ج ۴ ص ۴۶۷ باب الافاضة من عرفات ج ۲

تہذیب الاحکام ج ۵ ص ۱۸۶ باب الافاضة من عرفات ج ۶

وسائل الشیعة ج ۱۴ ص ۶ باب استحباب الافاضة من عرفة علی سکیئہ و وقار ج ۱

مسائل الشریعة ج ۱۰ ص ۵۳ ج ۱

۲: الکافی ج ۴ ص ۴۶۷ باب الافاضة من عرفات ج ۲

تہذیب الاحکام ج ۵ ص ۱۸۶ باب الافاضة من عرفات ج ۶

وسائل الشیعة ج ۱۴ ص ۶ باب استحباب الافاضة من عرفة علی سکیئہ و وقار ج ۱

مسائل الشریعة ج ۱۰ ص ۵۳ ج ۱

من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۵۴۳ باب الافاضة من عرفات ج ۳۱۳۷

المفہد للشیخ المفید ص ۴۱۶ باب الافاضة من عرفات

ٹھہرنا اور وہاں کی مخصوص دعائیں پڑھنا۔

(۱۰) وہاں موجود قزح نامی پہاڑ پر چڑھنا اور وہاں ذکر خدا کرنا۔

(۱۱) عامۃ الناس کا طلوع آفتاب سے پہلے بجانب منیٰ روانہ ہونا مگر یہ خیال رکھنا کہ طلوع آفتاب سے پہلے وادی مشعر میں داخل نہ ہوں۔

(۱۲) طلوع آفتاب سے پہلے ”شبیر“ نامی پہاڑ پر سات بار اپنے گناہوں کا اقرار کر کے پھر سات بار استغفار کرنا۔

(۱۳) مشعر الحرام سے منیٰ جاتے وقت ذکر خدا اور استغفار میں مشغول رہنا۔

(۱۴) منیٰ جاتے وقت سیکنہ و وقار کے ساتھ چلنا۔ ہاں البتہ وادی محسر میں پہنچنے کے بعد تیز تیز چلنا اور اگر سوار ہو تو سواری کو تیز چلانا اور تیز چلتے وقت مخصوص دعا پڑھنا۔

(۱۵) رمی جمرات کیلئے مشعر الحرام سے رات کے وقت کنکریاں اکٹھی کرنا اور یہ کل سترہ کنکریاں ہیں احتیاط کچھ زیادہ جمع کر لی جائیں۔ اگرچہ یہ کنکریاں حرم کی کسی جگہ سے اکٹھی کی جاسکتی ہیں مگر افضل یہی ہے کہ مشعر الحرام سے جمع کی جائیں ہاں غیر حرم سے ان کا اٹھانا جائز نہیں ہے۔

توضیح

ان کنکریوں میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) مشعر الحرام (یا منیٰ) سے اکٹھی کی جائیں۔

(۲) سرمئی رنگ کی ہوں۔

(۳) دھاری دار ہوں۔

(۴) نرم ہوں سخت نہ ہوں۔

(۵) انگلی کے سرے کے برابر ہوں۔

(۶) پچنی جائیں کوئی پتھر توڑ کر نہ بنائی جائیں۔

(۷) پاک و صاف ہوں۔

وقوف اختیاری و اضطراری کی بحث

(۱) وقوف عرفات اور وقوف مشعر کے دو دو وقت ہیں ایک وقت اختیاری ہے (جو کہ صاحبان اختیار کیلئے ہے) اور دوسرا وقت اضطراری ہے (جو کہ صاحبان اعذار کیلئے ہے) ان اوقات کی تفصیل یہ ہے (۱) وقوف عرفات کا اختیاری وقت نویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے (۲) اور اس کا وقت اضطراری عید الاضحیٰ کی رات ہے اور وقوف مشعر کا اختیاری وقت عید کے دن طلوع صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اور اس کے اضطراری وقت دو ہیں (۱) عید کی رات (یعنی اصلی وقت سے پہلے) اور عید والے دن یعنی طلوع آفتاب سے لے کر زوال آفتاب تک۔

ادراک وقوفین کے احکام

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص عرفات اور مشعر الحرام کے دونوں اختیاری اوقات کو پالے تو اس کا حج بلا اشکال صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی شخص کے وقوف عرفات اور وقوف مشعر کے دونوں وقت اختیاری و اضطراری فوت ہو جائیں تو بلاشبہ اس کا حج تمتع باطل ہو جائے گا اور اسی احرام کے ساتھ مکہ مکرمہ جا کر عمرہ مفردہ بجالائے گا۔ اور ہر وہ شخص جو احرام حج باندھ چکا ہو اور کسی وجہ سے وہ حج ادا نہ کر سکے تو اس کا حکم بھی یہی ہے اور اگر اس کے ذمہ حج مستقر تھا یا سال آئندہ تک اس کی استطاعت باقی رہ جائے۔ تو آئندہ سال اس پر حج تمتع واجب الادا ہو گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۳۔ اور اگر کوئی شخص عرفات کا و قوف اختیاری اور مشعر کا و قوف اضطراری درک کرے یا اس کے برعکس مشعر کا و قوف اختیاری اور عرفات کا اضطراری درک کرے تو بھی اس کا حج صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۔ اگر دونوں کے وقوف اختیاری فوت ہو جائیں مگر دونوں کے وقوف اضطراری کو درک کر لے تب بھی اس کا حج صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۵۔ عرفات کا و قوف اختیاری و اضطراری دونوں فوت ہو جائیں اور مشعر کا اختیاری و قوف بھی فوت ہو جائے اور صرف اس کا اضطراری درک کیا جائے تو مشہور قول یہ ہے کہ اس کا حج باطل ہو گا۔ وہو

الاحوط۔

مسئلہ ۶۔ اور اگر سابقہ مسئلہ کا عکس ہو یعنی مشعر کا وقوف اختیاری و اضطراری دونوں فوت ہو جائیں اور عرفات کا وقوف اختیاری حاصل کر لیا جائے تو مشہور قول یہ ہے کہ حج صحیح ہے۔
مسئلہ ۷۔ سابقہ مسئلہ کے برعکس اگر عرفات کے دونوں وقوف (اختیاری و اضطراری) فوت ہو جائیں لیکن مشعر الحرام کا وقوف اختیاری پایا جائے تو ظاہر یہ ہے کہ حج صحیح ہو گا۔

توضیح

مسئلہ ۸۔ اگر صرف عرفہ کا وقوف اضطراری درک کیا جائے اور عرفہ کا اختیاری اور مشعر کے دونوں وقوف (اختیاری و اضطراری) فوت ہو جائیں تو اس سے حج باطل ہو جائے گا۔

توضیح

اگر مخالفین چاند ہونے کا فیصلہ کر دیں اور ہمارے موازین شریعہ کے مطابق چاند ثابت نہ ہو یعنی ان کے نزدیک ۹۔ نویں ذی الحجہ اور ہمارے نزدیک آٹھویں ہو تو تقیہ کے طور پر ان کے ساتھ حج کرنا کافی نہیں ہے لہذا جس طرح بھی ہو سکے اگر عرفہ کا وقوف اختیاری یا اضطراری پایا جاسکے تو فیہا۔ ورنہ اگر مشعر الحرام کا وقوف اختیاری بھی درک کر لیا جائے تو حج صحیح ہو گا اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکا تو حج صحیح نہ ہو گا اور ان لوگوں کے ساتھ کیا ہوا وقوف کافی نہ ہو گا **علی الاحوط بل الاقوی** اس طریقہ کار کو ترک نہ کیا جائے۔ واللہ العالم۔

اعمال و افعال منی کا بیان

ہر عبادت و اطاعت کی کوئی اصلی غرض و غایت ہوتی ہے اور وہ یہاں ہے ذکر خدا طلب مغفرت اور اعلاء کلمۃ اللہ۔ مگر دور جاہلیت میں عربوں نے عبادات کو ذاتی و قار و خاندانی نمائش کا وسیلہ بنا لیا تھا وہ بزعم خود مناسک حج سے فارغ ہو کر مقام منیٰ میں جمع ہوتے اور یہاں ہر قبیلہ بڑھ چڑھ کر اپنے آباؤ اجداد کی خوبیاں اور ان کے کارنامے بیان کرتا تھا لہذا اس اجتماع کی حیثیت ایک مفاخرتی میلہ کی سی بن کر رہ گئی تھی اس میں اسلام نے یہ اصلاح کی کہ آباؤ اجداد کے محاسن بیان کرنے کی بجائے ذکر خدا کو واجب قرار دیا

چنانچہ اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ﴿البقرة: ۲۰۰﴾** ”جس طرح اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے ہو اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ خدا کا ذکر کرو۔“

بہر حال ویسے تو منیٰ میں پانچ اعمال واجب ہیں مگر بروز عید قربان صرف تین واجب ہیں۔ جو کہ حج تمتع کے اعمال میں سے نمبر ۴، ۵، ۶ ہیں اور اعمال منیٰ میں نمبر ۱، ۲، ۳ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) رمی جمرہ عقبہ۔

(۲) قربانی کرنا۔

(۳) حلق و تقصیر کرنا۔

رمی جمرہ عقبہ

چنانچہ جب حاجی بروز عید الاضحیٰ طلوع آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے روانہ ہو کر منیٰ پہنچے تو وہاں اس دن ترتیب وار تین عمل بجالائے۔

(۱) جمرہ عقبہ کو کنکر مارے۔

(۲) اس کے بعد قربانی کرے۔

(۳) بعد ازاں حلق و تقصیر کرے۔

مخفی نہ رہے کہ کل جمرے تین ہیں جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبیٰ۔ چنانچہ جناب خلیلؑ خدا کی تقلید و تاسی میں پہلے دن بروز عید صرف جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے ہیں جس سے اصل مقصد طبیعت سے نفس امارہ اور شیطان رجیم کو دور کرنا ہے اس رمی جمرہ کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ مستحبات۔

واجبات رمی

چنانچہ اس کے واجبات سات ہیں۔

(۱) نیت کرنا جیسا کہ حج کے ہر عمل سے پہلے بالوضاحت اس کی نیت واجب ہوتی ہے۔ جن میں ادایا قضاء، اصالت یا نیابت، وجوب یا استحباب کی وضاحت کی جاتی ہے۔

(۲) وقت، وہ عید کے دن طلوع آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے جبکہ غروب آفتاب میں صرف

قربانی کرنے یا حلق یا تقصیر کرنے کا وقت باقی رہ جائے۔

(نوٹ) اگر کوئی شخص اس دن جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا بھول جائے تو ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ تک اسے ادا کر سکتا ہے اور اگر ۱۳ تک یاد نہ آئے تو اس کا وقت ختم ہو جائے گا اور اگلے سال خود یا بذریعہ نائب اس فرض کو ادا کرے گا۔

(۳) سات کنکر مارنا۔

(۴) پھینکنا صادق آئے صرف کنکر کا جمرہ پر رکھ دینا کافی نہیں ہے۔

(۷) ترتیب کا ملحوظ خاطر رکھنا کہ پہلے رمی کی جائے اس کے بعد قربانی کی جائے اور آخر میں حلق یا تقصیر کی جائے ان کنکروں کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کی تفصیل وقوف مشعر الحرام کے مستحبات کے عنوان کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔

کنکر مارنے کے مستحبات

اور یہ مستحبات بارہ ہیں۔

(۱) کنکر مارنے والا حادث سے پاک ہو یعنی غسل یا وضو کئے ہوئے ہو۔

(۲) زوال آفتاب کے وقت کنکر مارے جائیں۔

(۳) رمی کیلئے جاتے وقت سیکنہ و وقار کے ساتھ جائے۔

(۴) جمرہ اور رمی کرنے والے کے درمیان کم از کم دس ہاتھ کا فاصلہ ہو اور اگر پندرہ ہاتھ کا ہو تو افضل ہے۔

(۵) بائیں ہاتھ میں کنکر لیکر دائیں ہاتھ سے مارے جائیں۔

(۶) مخصوص طریقہ پر مارے یعنی انگوٹھے کے اوپر والے پور پر رکھ کر انگشت شہادت کے ناخن سے مارے۔

(۷) پیادہ مارے اگرچہ سوار ہو کر مارنا بھی جائز ہے۔

(۸) پشت بہ قبلہ ہو کر جمرہ کے سامنے والے رخ کی طرف سے مارے۔

(۹) جمرہ کے قدرے دائیں طرف سے ہو کر مارے۔

(۱۰) بائیں ہاتھ میں کنکر لے کر یہ دعا پڑھے۔ ”اللَّهُمَّ هَذِهِ حَصِيَّاتِي فَأُخْصِنِ لِي وَأَرْفَعْنِي فِي عَمَلِي“

(۱۱) ہر کنکر مارتے وقت تکبیر کہے اور دعا پڑھے (اس وقت کی ایک مخصوص دعا ہے)

(۱۲) جب کنکر مار کر واپس لوٹے تو اس وقت کی خاص دعا پڑھے جو یہ ہے اللَّهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَ نِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ۔

قربانی کا بیان

حج تمتع کے واجبات میں سے پانچواں اور اعمال منیٰ میں سے دوسرا عمل قربانی کرنا ہے جو کہ فریضہ حج کی روح رواں ہے اور یہ ہر شخص کی طرف سے ایک قربانی واجب ہے اور اگر ایک سے زائد کی جائے تو مستحب ہے جس کی کوئی حد بندی نہیں ہے اور اس میں نیت کرنا بھی واجب ہے دور جاہلیت میں قربانی کے جانور کا خون خانہ کعبہ کی دیواروں پر لگاتے تھے اور اسے قرب خدا کا ذریعہ جانتے تھے۔ خدا نے یہ جاہلانہ رسم مٹاتے ہوئے۔ یہ آیت نازل فرمائی۔ ”لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ“ (الحج: ۳۷) خدا تک قربانی کا گوشت اور ان کا خون نہیں پہنچتا بلکہ اس تک صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔“

قربانی کے واجبات

من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۵۴۸ باب سیاق مناسک الحج، الرجوع الی منی ورمی الجمار۔

المقنع للصدوق۔ ص ۱۲۷۲ الاضاحۃ من عرفات

۲: الکافی ج ۴ ص ۲۷۹ باب یوم النحر وبدء الرمی وفضله ج ۱

من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۵۴۸ باب سیاق مناسک الحج، الرجوع الی منی ورمی الجمار

المقنع للصدوق ج ۲ ص ۲۷۲ باب الحج، الاضاحۃ من عرفات

المقنع للصدوق ج ۲ ص ۴۲۱ باب الرجوع الی منی ورمی الجمار

تہذیب الاحکام ج ۵ ص ۱۹۸ باب نزول المزدلفۃ ج ۳۸

تہذیب الاحکام ج ۵ ص ۵۵۰ باب الرجوع الی منی ورمی الجمار

وسائل الشیعة ج ۱۴ ص ۵۵۸ باب استحباب استقبال العقیقۃ واستبدال القبلة داعیاً..... ج ۱

مسائل الشریعۃ ج ۱ مسائل الفیہ ج ۱ ص ۷۷۷

مخفی نہ رہے کہ۔ واجبات و شرائط کل آٹھ ہیں۔

(۱) قربانی کا جانور اونٹ یا گائے یا بھیڑ و بکری ہونا چاہئے۔

(۲) سن یعنی جانور اگر اونٹ ہے تو چار سال کا ہو اور پانچویں میں داخل ہو اور بکری ہے تو ایک سال کی ہو اور دوسرے میں داخل ہو گو سفند ہے تو چھ ماہ کا ہو اور ساتویں ماہ میں داخل ہو اگرچہ احوط یہ ہے کہ اونٹ پورے پانچ سال کا ہو اور چھٹے میں داخل ہو، بکری دو سال کی ہو اور تیسرے میں داخل ہو اور گو سفند ایک سال کا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو۔

(۳) صحیح و سالم ہو عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں ہے اور عیب دار ہونا ایک عرفی چیز ہے جس چیز کو عرف عام میں عیب و نقص کہا جائے اور اس کی وجہ سے حیوان کی قیمت میں کمی واقع ہو جائے تو اسے عیب تصور کیا جائے گا بنا بریں لنگڑے، لولے، اندھے، کانے، بیمار، کان کٹے، دم کٹے، اندر سے سینگ ٹوٹے، خصی، بہت کمزور، اور بہت بوڑھے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

توضیح

اگر کان وغیرہ میں صرف سوراخ ہو مگر کان کا کوئی حصہ ضائع نہ ہوا ہو یا باہر سے سینگ ٹوٹا ہوا ہو اور اندر کا حصہ موجود ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایسے جانور سے بھی اجتناب کیا جائے۔

(۴) روز عید قربانی کی جائے اور اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر بروز عید نہ کر سکے تو تیرہ ذوالحجہ بلکہ آخر ذوالحجہ تک کر سکتا ہے۔ اگرچہ عید آتا خیر کرنے سے آدمی گناہگار ہو جاتا ہے مخفی نہ رہے کہ یہ رعایت صرف حجاج کیلئے ہے اور شہروں اور عام لوگوں کیلئے مستحبی قربانی صرف ۱۲ ذوالحجہ تک کی جاسکتی ہے۔

(۵) یہ قربانی مٹی کی حدود کے اندر کی جائے اور اس ذبح شدہ جانور کو مٹی سے باہر نہ لے جایا جائے۔

(۶) احتیاط و جوہی یہ ہے کہ اس گوشت کے تین حصے کئے جائیں۔

(۱) اپنے کھانے کیلئے۔ اس حصے میں سے کچھ کھائے۔

(۲) صدقہ کرنے کیلئے کیونکہ قربانی کا مقصد ہی غریبوں کی ضیافت ہے۔

(۳) پڑوسیوں کو ہدیہ دینے کیلئے اور اگر کوئی سارا حصہ نہ لے تو صرف ایک فقیر مومن کو کچھ حصہ صدقہ اور کسی ایک مومن ہمسایہ کو کچھ ہدیہ دے دے اور اگر کوئی نہ لے یا کوئی نہ ملے تو یہ رمی الذمہ ہے۔

(۷) ترتیب یعنی پہلے رمی جمرہ عقبہ پھر قربانی بعد ازاں حلق یا تقصیر اور اگر کوئی شخص اس ترتیب کی خلاف ورزی کرے تو گناہ گار ہو گا مگر اعادہ لازم نہیں ہے اگرچہ احوط ہے۔

(۸) اگرچہ منصور قول یہ ہے کہ واجبی قربانی میں کئی حاجیوں کی شرکت کا جواز قوت سے خالی نہیں ہے مگر مشہور عدم جواز ہے اور احوط یہی ہے کہ قول مشہور کے مطابق عمل کیا جائے ہاں البتہ مستحبی قربانی میں نہ صرف سات بلکہ ستر افراد کی شرکت کے جواز پر فقہاء کا اتفاق ہے ہاں اپنے ہاتھ سے جانور کا ذبح کرنا ضروری نہیں ہے اگرچہ مستحب ہے۔ اسی طرح ذبح کے وقت حاضر ہونا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ صرف مستحب ہے اور نیت ذبح کرنے والا کرے گا اگرچہ مستحب یہ ہے کہ وہ دونوں نیت کریں اور اگر کوئی شخص قربانی کا جانور خریدنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ قربانی کے عوض دس روزے رکھے تین روزے مسلسل موسم حج میں رکھے (افضل یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذوالحجہ کو رکھے ویسے تمام ذوالحجہ میں رکھے جاسکتے ہیں) اور سات واپس وطن پہنچ کر رکھے جن میں تسلسل ضروری نہیں ہے۔

قربانی کے مستحبات

اور یہ مستحبات چھ ہیں۔

(۱) یہ جانور موٹا تازہ ہو۔

(۲) افضل یہ ہے کہ اونٹ ہو اس کے بعد گائے بعد ازاں بھیڑ بکری۔

(۳) اونٹ اور گائے ہو تو مادہ ہو۔ بھیڑ بکری کی قسم سے ہو تو نر ہو۔

(۴) گو سفند ہو تو سیاہ یا سیاہی مائل ہو۔

(۵) خود ذبح کرے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو پھر چھری ہاتھ میں لے اور دوسرا شخص اس کے ہاتھ کو دبائے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو ذبح کے وقت حاضر ہو اور ذبح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔

(۶) ذبح کے وقت رو بقبہ ہو کر یہ دعا پڑھے **وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ خَافِئًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي** ۔

حلق و تقصیر

حج تمتع کے واجبات میں سے چھٹا واجب اور بروز عید قربان اعمال منیٰ میں سے تیسرا عمل حلق یا تقصیر ہے مشہور و منصور قول یہ ہے کہ جو شخص پہلی بار حج ادا کر رہا ہو یا جس کے سر کے بال شہد یا گوند کیسا تھ جڑے ہوئے ہوں یا جس کے باس وسط سے بندھے ہوئے ہوں اس کیلئے سر کے بال منڈوانا واجب ہیں اور جو ایسا نہ ہو اس کیلئے حلق اور تقصیر (سریاریش یا مونچھ کے چند بال کٹوانے یا ناخن کٹوانے) میں اختیار ہے اور عورت کیلئے حلق نہیں بلکہ اس کیلئے تقصیر متعین ہے اور جو شخص بالکل گنجا ہو اس کیلئے تقصیر لازم ہے اور احوط یہ ہے کہ سر پر استرا بھی پھر دوائے باقی ماندہ اعمال حج بجالانے کیلئے مکہ جانے سے پہلے حلق یا تقصیر واجب ہے اور اگر کوئی شخص بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے حلق یا تقصیر کے بغیر منیٰ سے باہر چلا جائے تو حتی الامکان اگر اس کیلئے واپس منیٰ آنا ممکن ہو تو وہاں یہ عمل بجالانا لازم ہے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو یا سخت زحمت کا باعث ہو تو پھر جہاں بھی ہو وہیں حلق یا تقصیر کرے البتہ اس صورت میں احوط یہی ہے کہ وہ بال یا ناخن منیٰ بھیجے تاکہ وہ وہاں دفن کئے جائیں۔

توضیح

مخفی نہ رہے کہ احرام باندھنے سے جو چیزیں حرام ہو جاتی ہیں حلق یا تقصیر کرنے کے بعد سوائے تین چیزوں کے باقی سب حلال ہو جاتی ہیں اور وہ تین چیزیں یہ ہیں۔

۱: الکافی ج ۴ ص ۴۹۷ باب الذبح ج ۵

۲: من لای یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۵۰۴ باب الذبح والبحر وما یقال عند الذبیحة ج ۳۰۸۴

۳: تہذیب الاحکام ج ۵ ص ۲۲۱ باب الذبح ج ۸۵

۴: وسائل الشیعة ج ۱۴ ص ۱۵۲ باب وجوب التسمیة واستقبال القبلة عند ذبح الہدی ونحوہ ج ۱

۵: مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الخیر ج ۱۰ ص ۱۲۰ ج ۱

(۱) شکار۔

(۲) عورت۔

(۳) اور خوشبو پس حاجی جب مکہ جا کر طواف حج کرے گا تو خوشبو حلال ہو جائے گی اور جب طواف النساء کرے گا تو عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی باقی رہا شکار تو حرم کے اندر شکار ہر حال میں حرام ہے اگرچہ آدمی محرم نہ ہو۔

حلق یا تقصیر کے مستحبات کا تذکرہ

حلق یا تقصیر کرتے وقت نیت اور قصد قربت تو بہر حال واجب ہے اس کے علاوہ اس میں چند امور مستحب ہیں۔

(۱) دائیں طرف سے منڈوانے کی ابتداء کرنا اور بائیں جانب پر اختتام کرنا۔

(۲) رو قبلہ ہو کر سر منڈوانا۔

(۳) بسم اللہ پڑھنا اور یہ دعا پڑھنا **اللَّهُمَّ اَعْطِنِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورَ اَيَّومِ الْقِيَامَةِ**۔

(۴) اپنے خیمہ کے اندر ان بالوں کو دفن کرنا۔

حج تمتع کے باقیماندہ سات اعمال کا بیان

ان اعمال منیٰ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد حج تمتع کے سات عمل باقی رہ جاتے ہیں جن میں

پانچ اعمال یہ ہیں۔

(۱) طواف حج کرنا۔

(۲) اس کی دو رکعت نماز پڑھنا۔

(۳) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

ابن الاثیر، المغتفر ج ۲ ص ۵۵۰ باب سیاق مناسک الحج

المستعجل للصعود من راس ۲۷۶ باب الحج، المعلق

المستعجل للصعود من راس ۴۱۹ باب المعلق (اس میں دعا اضافہ کے ساتھ نقل ہوئی ہے)

تہذیب الاحکام ج ۵ ص ۲۴۴ باب المعلق ج ۱۹

(۲) طواف النساء کرنا۔

(۵) اور اس کی دو رکعت نماز پڑھنا یہ پانچوں اعمال مکہ مکرمہ میں ادا کئے جاتے ہیں اور دو یہیں منیٰ میں انجام دئے جاتے ہیں۔ گیارہ و بارہ ذوالحجہ کی شب باشی اور گیارہ و بارہ ذوالحجہ کو دن کے وقت تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا اگر کوئی شخص عید کے دن اعمال منیٰ بجالا کر نڈھال نہ ہو جائے (جیسا کہ اکثر لوگ ہو جاتے ہیں) بلکہ جسم میں تاب و توانائی باقی ہو تو افضل یہ ہے کہ اسی دن (بروز عید) اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر سیدھا مکہ جائے اور وہاں جا کر مذکورہ بالا پانچ واجبات حج تمتع بجالائے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) طواف حج (جسے طواف زیارت بھی کہا جاتا ہے) بجالائے اس طواف کی کیفیت اس کے واجبات اور مستحبات بعینہ وہی ہیں جو طواف عمرہ کے سلسلہ میں بیان ہو چکے ہیں صرف اس کی نیت اس سے جدا ہے۔

(۲) اس طواف کی دو رکعت نماز ہے اس کی ادائیگی کا طریقہ کار بھی وہی ہے جو طواف عمرہ کی نماز کا بیان کیا جا چکا ہے۔

(۳) صفاء و مردہ کے درمیان سعی کرنا۔ اس سعی کی کیفیت اور اس کے شرائط واجبات، مستحبات اور مکروہات وہی ہیں جو عمرہ تمتع کی سعی کے ہیں جو تفصیل سے پہلے ذکر ہو چکے ہیں۔

(۴) طواف النساء سعی کے بعد طواف النساء واجب ہے اس کا طریقہ کار، اس کے فرائض و سنن اور دیگر آداب وغیرہ بعینہ وہی ہیں جو طواف حج وغیرہ کے ہیں اگر فرق ہے تو صرف نیت کا اور اس کی ادائیگی کے بغیر مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد حلال نہیں ہوتا۔

(۵) اس طواف کی دو رکعت نماز اس کی کیفیت وہی ہے جو طواف عمرہ و حج کی نماز کی ہے۔ سوائے نیت کے اور کوئی فرق نہیں ہے پھر اسی دن بروز عید واپس منیٰ چلا جائے۔ تاکہ حج کے باقیماندہ دو عمل وہاں بجالا سکے (۱۱ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں شب باشی اور ۱۲ ذوالحجہ کے دن کے وقت رمی جمرات) اور کوئی شخص تھکاؤٹ وغیرہ کی وجہ سے بروز عید مکہ جا کر یہ مذکورہ بالا اعمال نہ بجالا سکے تو ۱۱ ذوالحجہ تک بلکہ ۱۲ تک بلکہ بعض صورتوں میں ۱۳ تک ان کو موخر کیا جاسکتا ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ ۱۱ ذوالحجہ سے زیادہ

انہیں موخر نہ کیا جائے۔

توضیح

واجب یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانچوں اعمال کو بروز عید منیٰ والے تین اعمال کے بعد بجالایا جائے۔ اور انکو ان پر مقدم کرنا جائز نہیں مگر دو صورتوں میں

- (۱) وہ عورت جسے اندیشہ ہے کہ منیٰ سے مکہ واپسی تک وہ حیض یا نفاس میں مبتلا ہو جائے گی۔
- (۲) وہ بوڑھا کمزور آدمی جو منیٰ سے واپسی پر کثرت اذہام کی وجہ سے یہ اعمال نہ بجالا سکتا ہو ان کیلئے جائز ہے کہ منیٰ جانے سے پہلے یہ اعمال بجالائیں۔ اگرچہ ان کیلئے بھی احوط یہ ہے کہ منیٰ سے واپسی پر اگر ممکن ہو تو ان اعمال کا اعادہ کریں۔ اور اگر کوئی عورت اعمال منیٰ کے بعد مکہ واپسی پر ان مذکورہ بالا اعمال کی ادائیگی سے پہلے حیض یا نفاس میں مبتلا ہو جائے تو ذوالحجہ کے آخر تک ان اعمال کی ادائیگی کو موخر کر سکتی ہے اور اگر قافلہ کے چلے جانے یا کسی اور وجہ سے آخر ذوالحجہ تک وہاں نہ ٹھہر سکتی ہو تو پھر طواف حج اور اس کی نماز کیلئے کوئی نائب بنائے گی۔ بعد ازاں سعی خود کرے گی اور پھر طواف نساء اس کی نماز کیلئے بھی کسی کو اپنا نائب بنائے گی اور اس طرح اعمال حج سے فارغ ہو جائے گی۔

۱۲۹۱۱ ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا

حج تمتع کا بار ہواں واجب یہ ہے کہ گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی دونوں راتیں منیٰ میں گزاری جائیں ان میں اور کچھ واجب نہیں ہے صرف نیت کر کے شب باشب واجب ہے اور سوائے درج ذیل صورتوں کے یہ راتیں منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ گزارنی جائز نہیں ہیں اور وہ صورتیں یہ ہیں۔

- (۱) مکہ مکرمہ میں ساری رات عبادت خدا میں گزاری جائے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ اور کوئی کام نہ کیا جائے۔

(۲) کوئی معقول عذر ہو۔ جیسے چرواہے، حاجیوں کو پانی پلانے والے یا وہ لوگ جن کو منیٰ میں جان و

مال کا خوف ہو یا جیسے بیمار اور اس کا تیمار دار۔

مسئلہ ۱۔ جس شخص نے احرام حج کی حالت میں شکار کیا ہو یا اپنی عورت سے مباشرت کی ہو اس کیلئے تیرہ ذو

الحجہ کی رات بھی منیٰ میں گزارنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ نیز یہ بھی خیال ہے کہ شبِ باشی غروبِ آفتاب سے لے کر نصفِ شب کے بعد تک واجب ہوتی ہے اس کے بعد کہیں جانا چاہئے تو جاسکتا ہے اگرچہ افضل یہ ہے تمام رات وہیں گزاری جائے اور احوط یہ ہے کہ طلوعِ صبح صادق سے پہلے مکہ میں داخل نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص اس واجب کو بلا عذر ترک کرے یعنی منیٰ میں شبِ باشی نہ کرے تو اس پر بطور کفارہ ایک بکری واجب ہے۔

۱۲۹۱ ذوالحجہ کو رمی جمرات کرنا

حج تمتع کا تیر ہواں اور آخری واجب گیارہ، بارہ ذوالحجہ کو منیٰ میں تینوں جمروں (اولیٰ، وسطیٰ اور جمرہ عقبہ) کو کنکریاں مارنا ہے اور جس شخص پر تیرہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے اسے ۱۳ ذوالحجہ کو بھی رمی جمرات کرنا پڑے گی۔

ایضاح

مخفی نہ رہے کہ اس رمی جمرات کے واجبات، مستحبات، اور آداب وہی ہیں جو قبل ازیں جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے کے ذیل میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

مسائل و احکام

مسئلہ ۱۔ اگرچہ دن کے کسی بھی وقت رمی جمرات کی جاسکتی ہے مگر زوال کا وقت افضل ہے۔

مسئلہ ۲۔ کنکر مارنے میں ترتیب کا ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے اور اگر ترتیب میں خلل پڑ جائے تو اس طرح کنکر مارے کہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

مسئلہ ۳۔ کسی عذر شرعی کی بنا پر رات کو بھی رمی جمرات کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی دن رمی ترک ہو جائے تو اس سے اگلے دن پہلے اس کی قضاء کرے پھر اس دن کے کنکر مارے اور اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور غروب تک تندرستی کی امید نہ ہو تو اسے چاہئے کہ کنکر مارنے کیلئے اپنا کوئی نائب بنائے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی شخص عمداً رمی جمرات ترک کر دے تو اس سے حج باطل ہو گا اور وہ شخص محل بھی

ہو جائے مگر بعض فقہاء کا قول ہے کہ اگر ممکن ہو تو سال آئندہ ایسا آدمی حج کی قضاء کرے۔ واللہ العالم۔

مسجد خیف کے اعمال

مسجد خیف (جو کہ بمقام منیٰ ایک عظیم المرتبت مسجد ہے) اس کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ منیٰ سے نکلنے سے پہلے اس میں ایک سو رکعت پڑھنا ستر سال کی عبادت کے برابر ہے اس لئے مستحب یہ ہے کہ منیٰ کے دوران قیام میں حاجی اپنی تمام فرض و سنت نمازیں مسجد خیف میں پڑھے اور اگر تمام نہیں تو بعض ضرور پڑھے۔ روایت میں وارد ہے کہ جو شخص مسجد میں ایک سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسے ایک بندہ کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اسے ایک نفس کو زندہ کرنے کا ثواب مل جاتا ہے اور جو صرف سو بار الحمد للہ کہے اسے عراقین کے اس خراج کے برابر ثواب ملتا ہے جسے اللہ کی راہ میں صرف کیا جائے۔ نیز مستحب ہے کہ طواف و وداع کی خاطر مکہ جاتے وقت اس مسجد میں چھ رکعت نماز پڑھی جائے۔

طواف وداع

جو شخص مکہ والے پانچ اعمال بروز عید یا ۱۱ ذوالحجہ کو ادا کر چکا ہو وہ اگرچہ ۱۲ ذوالحجہ کو رمی الجمرات کے بعد جہاں جانا چاہے جاسکتا ہے مگر اس کیلئے افضل یہ ہے کہ ۱۲ کو منیٰ سے فارغ ہو کر مسجد خیف میں ۶ رکعت نماز نوافل پڑھ کر مکہ جائے اور غسل کر کے مکہ و مسجد الحرام میں داخل ہو اور وہاں جا کر طواف وداع ادا کرے۔

بعض مستحبات مکہ کا بیان

(۱) تابا مکان خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا کیونکہ اس میں داخل ہونا رحمت خداوندی میں داخل ہونے کے مترادف ہے اور اس سے نکلنا گناہوں سے نکلنے کا باعث ہے۔

(۲) جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ طواف کرنا۔ کیونکہ یہ نماز کی طرح عبادت ہے بلکہ یہ حاجی کیلئے نماز ناقلہ سے افضل ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ آئمہ ہدیٰ علیہم السلام اپنے والدین، اہل ایمان اور اپنے اہل و عیال کیلئے طواف کرنا مستحب ہے اور آخر میں دو رکعت نماز طواف پڑھی جائے کہ یہ امر باعث

اجر عظیم ہے اہل ایمان کی پوری جماعت کیلئے ایک طواف کو ہدیہ کیا جاسکتا ہے۔

(۳) مستحب ہے کہ سال کے دنوں کے برابر ۳۶۰ طواف کئے جائیں اور اس قدر نہ ہو سکیں تو اتنے چکر ہی

لگائے جائیں مخفی نہ رہے کہ سات چکروں کو ایک طواف کہا جاتا ہے۔

(۴) آئندہ سال دوبارہ حج کیلئے آنے کا عزم کرنا۔

(۵) مکہ مکرمہ میں ایک قرآن ختم کرنا۔

(۶) حطیم کے پاس جا کر دعا و پکار اور توبہ و استغفار کرنا کہ اسی جگہ خالقِ تواب نے جناب آدمؑ کی توبہ قبول کی تھی۔

(۷) مکہ میں اسلحہ ظاہر نہ کیا جائے۔

(۸) مولد نبی ﷺ (۹) اور جناب خدیجہؓ کے گھر جانا جہاں پیغمبر اسلام ﷺ رہا کرتے تھے۔

(۱۰) مسجد ارقم میں جانا اور وہاں نماز پڑھنا۔

(۱۱) غار حرا کی زیارت کرنا جہاں وحی کی ابتداء ہوئی تھی۔

(۱۲) جبل ثور والی غار دیکھنا جہاں رسول اللہ ﷺ نے پناہ لی تھی۔

(۱۳) جناب ابوطالبؓ کے گھر کی زیارت کرنا۔

(۱۴) جنت المعلیٰ۔

(۱۵) جناب عبد منافؓ۔

(۱۶) جناب عبد المطلبؓ۔

(۱۷) جناب آمنہ بنت وہب کی قبور مقدسہ کی زیارت کرنا۔

(۱۸) جناب ام المومنین خدیجہ الکبریٰ کی قبر (جو کہ بمقام حجون ہے) کی زیارت کرنا۔

(۱۹) جبل ابی قیس پر چڑھنا جہاں شق القمر کا معجزہ رونما ہوا تھا۔

عمرہ مفردہ کا بیان

چونکہ سابق اوراق میں کئی جگہ عمرہ مفردہ کا ذکر آیا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں

اجمالاً اس کا تذکرہ بھی کر دیا جائے سو مخفی نہ رہے کہ عمرہ مفردہ جو کہ سنت ہے سات اعمال کا مجموعہ ہے

(۱) احرام جو کہ ادنیٰ الحل (وہ قریب ترین جگہ جہاں سے حرم شروع ہوتا ہے سے باندھا جاتا ہے جبکہ دوسرے مواقیت سے بھی باندھا جاسکتا ہے۔

(۲) طواف کعبہ کرنا۔

(۳) اس کی دو رکعت نماز۔

(۴) صفاء و مردہ کے درمیان سعی۔

(۵) تقصیر۔

(۶) طواف النساء۔

(۷) اس کی دو رکعت نماز۔

عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع میں فرق

اس خیال کے پیش نظر کہ کسی کو عمرہ تمتع و عمرہ مفردہ کے درمیان اشتباہ نہ ہو یہاں ان کا باہمی فرق واضح کیا جاتا ہے اور یہ چند فرق ہیں۔

(۱) عمرہ مفردہ میں طواف النساء واجب ہے جبکہ عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہے۔

(۲) عمرہ مفردہ کا کوئی خاص وقت نہیں بلکہ سال بھر میں کسی بھی وقت ادا کیا جاسکتا ہے جبکہ عمرہ تمتع کا وقت مخصوص ہے اور وہ یکم شوال سے لیکر نویں ذی الحجہ تک ہے۔

(۳) عمرہ مفردہ میں محل ہونے کیلئے حلق یا تقصیر میں اختیار ہے جبکہ عمرہ تمتع میں تقصیر لازم ہے۔

(۴) عمرہ مفردہ کا احرام ادنیٰ الحل سے باندھا جاسکتا ہے جبکہ عمرہ تمتع کا احرام صرف مخصوص مواقیت سے باندھا جاسکتا ہے۔

(۵) عمرہ تمتع میں ضروری ہے کہ حج و عمرہ ایک ہی سال میں ادا کئے جائیں جبکہ عمرہ مفردہ میں یہ ضروری نہیں ہے۔

مدینہ منورہ کی زیارات مقدسہ کا بیان

حجاج کو چاہئے کہ بیت اللہ سے روانگی کے بعد حج کی تکمیل کی خاطر مدینہ (حرم نبوی ﷺ) جائیں اور وہاں حضرت رسول خدا ﷺ اور آئمہ بقیع کی زیارت کے شرف سے مشرف ہوں۔
حضرت رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں ”جو شخص حج کرے مگر میری زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر جفا کی ہے اور جو مجھ پر جفا کرے گا بروز قیامت میں اسے اس کی جفا کا بدلہ لوں گا اور جو میری زیارت کیلئے آئے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں **تمام العجلاء الامام** (حج کا اتمام زیارت امام سے ہوتا ہے لہذا حجاج بیت اللہ کو چاہئے کہ جہاں مسجد نبوی ﷺ میں عبادت خدا کرنے کی سعادت حاصل کریں وہاں حضرت رسول خدا ﷺ اور خاتون قیامت سلام اللہ علیہا) جو کہ اپنے گھر میں مدفون ہیں اور اس وقت وہ جگہ روضہ نبوی ﷺ کی حدود میں داخل ہے) اور آئمہ بقیع یعنی حضرت امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی زیارت کے شرف سے اپنے آپ کو مشرف فرمائیں۔ اور بے پایاں ثواب سے دامن ایمان کر پر کریں۔ ان بزرگوں کی زیارت اور اس کے آداب

۱: الکافی ج 4 ص 548 ابواب الزیارات، باب زیارة النبی ص، ج 5

تہذیب الاحکام ج 6 ص 4 باب فضل زیارتہ ص، ج 5

وسائل الشیعة ج 14 ص 333 باب 3 من ابواب المعزاز وما یباسبہ باب استحباب تاذکر زیارة قبر رسول اللہ ص واجاز الوالی — ج 3

مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الشیعة ج 10 ص 201، ج 3

۲: الکافی ج 4 ص 549 باب اتباع الحج بالزیارة ج 2

من لا یحضرہ الفقیہ ج 2 ص 578 باب ثواب زیارة النبی والائمة صلوات اللہ علیہم اجمعین ج 3162

عن اخبار الرضاء ج 2 ص 262 باب فی ذکر ثواب زیارة الامام علی ابن موسی الرضاء ع

عقل الشرائع ج 2 ص 459 باب العلة التي من اجلها وجبت زیارة النبی ص والائمة ع مع الحج ج 2

وسائل الشیعة ج 14 ص 324 باب تاذکر استحباب زیارة النبی والائمة ع وخصوصاً بعد الحج ج 8

وسائل الشیعة ج 14 ص 325 باب تاذکر استحباب زیارة النبی والائمة ع وخصوصاً بعد الحج ج 12

مسائل الشریعہ ترجمہ مسائل الشیعة ج 10 ص 198، ج 7

کتب عبادات میں تفصیلاً مذکور ہیں ان کی طرف رجوع کیا جائے۔
اس مختصر کتابچہ میں اس سے زیادہ تفصیلات کی گنجائش نہیں ہے۔
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔





عنقریب مندرجہ ذیل رسائل بھی پیش کیے جائیں گے انشاء اللہ

(1): نماز جمعہ اور اسلام

(2): مختصر عقائد شیعہ